Cakravarti, Navin Chandra

Kulliyat-i-ilm-i-Tib

1889.

1130p. 25cm.

کلیات علم طب

یعنی

پراکٹس آف میڈیسن

مصنفہ و مؤلفہ

جناب بابو نوین چندر چکرورتی صاحب اسسٹنٹ سرجن

و مدرس علم فزک میڈیکل اسکول آگرہ

واسطے

فائدہ طالب علموں اور اسپتال اسسٹنٹوں کے

مطبع میڈیکل پریس آگرہ میں چھاپی گئی
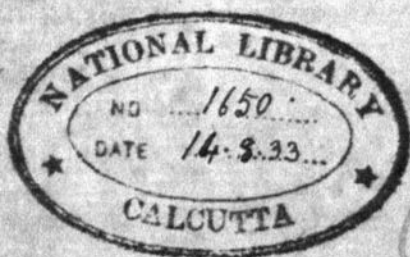
دیباچہ

ناظرین پُرتمکین پر مخفی نہ رہے کہ یہ اُسی کتاب کی طبع ثانی ہے کہ جس نے آگرہ و نیز دیگر
ممالک مین از حد شہرت پائی اور قدردانی حاصل کی اور پایۂ ثبوت اس شہرت کا خریداران
عالی وقار کی قدردانی سے صاف ظاہر ہے۔ اس کتاب کی طبع اوّل ۱۸۸۶ء مین وقوع
مین آئی اور تخمیناً ڈیڑھ ہی سال مین کل نسخے فروخت ہو گئے +

طبع اوّل کی مقبولیت اور طبع ثانی کے لئے درخواستون کی کثرت نے مؤلف کو اس
بات پر آمادہ کیا کہ کتاب زیادہ تر خوبی و فائدہ رسانی کے ساتھ لکھی جائے اور اُس
تعریف اور شان کے اچھی طرح مناسب ہو جائے جو اکثر اوقات شائقین علم طب نے
اُس کی نسبت ارشاد فرمایا +

ہر چند کہ علالت طبع و کثرت امورات کار سرکاری مانع و حارج ہوتے رہے
لیکن تاہم مؤلف نے اس کی نظر ثانی مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا حتیٰ کہ ہر ایک سطر کو
بڑے غور سے دیکھا جا بجا محاورات کو درست کر کے سیکڑون نئے نئے مفید مضامین
مثل فزیکل ڈایاگنوسس۔ اسفگموگرافی۔ ہائیجین وغیرہ وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ
کر کے ہدیۂ شائقین کیا۔ نیز بہت سی تصاویر مندرج کر کے عمدہ موٹے کاغذ پر
جلی قلم سے تحریر کرا کے چھپوایا +

اس کتاب کے حجم کے لئے معافی مانگنا عبث ہے لیکن اس قدر اظہار

ضروری ہے کہ علٰحدہ علٰحدہ حصہ جات کی درخواست کی وجہ سے بڑی بڑی تکلیفین واقع ہوئین اِسلئے مناسب معلوم ہوا کہ ہردو حصہ ایک پوری جلد مین شامل کردئے جائین +

اس کتاب کی نظر ثانی مین مؤلّف نے اعلیٰ اعلیٰ کتابون اور علم طب کے مختلف مضامین جو خاص خاص امراض سے لئے مختص تھے بغور دیکھے اور اُن کو لطافت کے ساتھ مندرج کیا اور اکثر اوقات رابرٹ صاحب کی ہینڈبک سے خصوصاً بیانات امراض سینہ وغیرہ مین بہت مدد لی ہے +

بعدازین مؤلّف اسپتال اسسٹنٹ لالہ جوتی پرشاد کا کہ جنہون نے نصحی اور اس کتاب کی ہر حالت کی درستی مین بہت مدد دی ہے شکریہ ادا کرتا ہے اور محمد عبد اللہ خان طالب علم مدرسہ طبی آگرہ کی سعی کا پروف شیٹ وغیرہ درست کرنے مین ونیز مولوی امام الدین احمد صاحب کا جن کی زیر نگرانی یہ کتاب طبع ہوئی اور جنہون نے اکثر مفید مضامین کی یاد دلائی بہت ممنون ہے +

فہرست مضامین حصہ اول و دوم

فہرست تصاویر مندرجہ کتاب ہذا

حصہ اوّل

کلیاتِ علم طب

مقدمہ

اسمین چار چیزون کا ذکر ہے

تاریخ طبابت — ہدایت الاطبا — تعریف علم طب — علم طب کی تقسیم

تاریخ طبابت

بہت قدیم زمانہ مین طبابت کو علم نہین سمجھتے تھے البتہ موت اور درد کے خوف سے چند باتین جیسے خون نکلنا۔ قے کرانا۔ دست لانا۔ وغیرہ کسی کسی کو معلوم تھین مگر کہتے ہین کہ سب سے پہلے ہنود کی کسی قوم نے طب کو ایک علم قرار دیا پھر اُنسے یونانیون نے سیکھا۔ بعدہٗ اہل عرب کا اقبال یاور ہوا تو اُنھون نے یونانی کتابون کے ترجمے کئے اور اپنے تجربے سے بہت کچھ اسمین ترقی کی پھر ہندوستان مین انکے آنے سے مدت تک یہان ہنود اور مسلمانون کی طبابت ملی جلی رائج رہی۔ ازان بعد باشندگان یورپ نے مسلمانون سے اُس علم کو لیکر اُسکی

ترقی کی طرف متوجہ ہوکر اپنے تجربے اور تحقیقات سے اسکی غلطیون کو دور کرکے نئے اور عمدہ اصول پر قایم کیا - جب انگریز ہندوستان مین آئے تو انکے سبب سے اسی نئی طبابت کا رواج یہان بھی ہوگیا - اگرچہ ابتک قدیم فرضی باتون کا نشان پہاڑی و جنگلی اقوام مین - اور ہندوؤن کی بیدک کا نمونہ بید لوگون مین پایا جاتا ہے اور عرب کے اصول پر طبابت کرنے والے بھی اس ملک مین بہت ملتے ہین مگر فی زمانہ ہند سے انگلستان تک تمام مہذب قومون مین مفید اور عمدہ ہونے کی وجہ سے اسی نئی طبابت کا ہی رواج ہے

ہدایت الاطبا

قبل از بیان علم طب ایسی چند ہدایتون کا لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو اس علم کے شایقین کے لیے مفید ہون کیونکہ کتاب ہذا کے ناظرین تین قسم کے ہین **ایک** وہ لوگ جو سرکاری طبی مدرسون مین تحصیل علم طب کرتے ہین **دوسرے** ہاسپٹل اسسٹنٹ کہ جو لیاقت علم طب کی حاصل کر چکے ہین **تیسرے** وہ ہندوستانی حکیم وغیرہ جو نئی طبابت کے اصولون سے واقف ہونے اور ان پر عمل کرنیکا شوق رکھتے ہین اسلیے بیان مذکورہ تین فقرون مین جدا جدا لکھا جاویگا - یعنی فقرہ اول مین ایسی ہدایات لکھی جاوینگی جو طلباء مدرسہ طبی کے لیے مفید ہون - اور فقرہ دوم مین ان باتون کا ذکر ہوگا جو ہاسپٹل اسسٹنٹ لوگون کو فائدہ بخشین - تیسرے فقرہ مین ایسی ہدایتین درج ہونگی جو نیٹو ڈاکٹرون و حکیمون و بیدون وغیرہم کے لیے فائدہ مند ہون

فقرہ اول در باب ہدایت طلباء مدرسہ طبی

طلبا پر خوب واضح رہے کہ طالب علمی کا زمانہ بہت تھوڑا ہے اور کام بہت سے ہین یعنی کل زمانہ تحصیل تین یا چار برس کا ہے اور علم تشریح فزیالوجی Physiology کمسٹری Chemistry

علم ادویہ علم طب - جراحی وغیرہ کا سیکھنا بس ایسا کونسا احمق آدمی ہے کہ جسکو کام
بہت سے کرنے ہوں اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہے کچھ کرنا ہو اور کچھ کرے اسلئے امید ہے
کہ کوئی عقلمند طالب علم اپنے عزیز وقت کو بیکار نہ کھوئیگا اور جو اوسکو لازم ہے یعنی علم طب اور
اُسکے فروعات کا سیکھنا اور مریضوں پر تجربہ کرنا وغیرہ اسمیں مشغول رہیگا

۲ - علم تشریح و فزیالوجی پڑھنے سے انسان کی ساخت اور افعال کا حال معلوم ہوتا ہے اور
علم ادویہ سے دواؤں کے خواص و فوائد - علم کمسٹری سے اجسام کی ماہیت گویا ان علوم
کو مقدمہ علم طب کا کہنا چاہیے یعنی انکے پڑھنے سے یہہ غرض ہے کہ علم طب کے مسئلے بخوبی سمجھ
میں آجاویں اسیواسطے یہہ علوم پہلے پڑھے جاتے ہیں - پس جو طلبا ان علوم سے واقفیت
پیدا کرکے علم طب کے شائق ہوں اُنکو اول یہہ بات جاننا چاہیے کہ علم طب بغیر مطب کے
نہیں آتا اسلیے طبابت کے سیکھنے کے ساتھہ ہی جہانتک ہوسکے مریضوں کے مشاہدہ و معالجہ
میں دل لگاکر کوشش کرنا نہایت ضرور ہے

۳ - طب کے قواعد رسالوں میں پڑھنے اور انکو عمل میں لانے کی ایسی مثال ہے جیسے کسی
شخص کو ایک اجنبی ملک میں جانا ہو اور وہ پہلے ہی سے اس ملک کی زبان و مقامات
کسی کتاب کو پڑھکر یاد کرلے جب اُس ملک میں جائے تو اُسکے مطابق کارروائی کرے پس
وہ آدمی جسنے کتاب میں اُس اجنبی ملک کا حال پڑھ لیا ہے اُس آدمی سے جو محض نابلد
ہے کسی قدر بہتر ہے لیکن اُسکے مقابلہ میں اسکی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے جنہوں نے ہر شہر
و موضع کو پھر کر دیکھا ہے اور وہاں کے محاوروں کو سمجھتے ہیں اسلئے طالب علم کو نہایت
ضرور ہے کہ جو علامات و علاج وغیرہ کتاب میں پڑھے اُسکو مریضوں پر مشاہدہ کرے یعنی
اُسکے گذشتہ حالات پوچھے موجودہ حالت دیکھے جو علامت ٹٹول کر معلوم ہوتی ہے اُسے
ہاتھ سے ٹٹول کر دریافت کرے جو دیکھنے کی ہے اُسے آنکھ سے دیکھے جو [illegible] -

Stethoscope لگا کر سننے کی ہے اوسے کان سے سُننے اور جب تشخیص کامل ہو جائے

تو اوسکے لیے نسخہ تجویز کرے غرضکہ جو جو باتین کتاب مین پڑہی اور درس مین سنی ہے ان

سب کا مریض پر تجربہ کرے اسیکو انگریزی زبان مین کلینکل اسٹڈی کہتے ہین

۴ - ایام طالب علمی کی کلینکل اسٹڈی سے ایک بڑا فایدہ ہے جو فارغ التحصیل ہونیکے

بعد حاصل نہین ہوسکتا وہ یہ کہ زمانہ طالب علمی مین کتاب مریض اور استاد تینون چیز

موجود ہوتی ہین پس کتاب مین جو بات پڑہی اوسکا مریض پر مشاہدہ کرلیا اگر کسی امر مین شک

ہوا تو استاد سے دریافت کرکے اُسکی صحت کرلی پھر بعد فارغ التحصیل ہونیکے کتاب اور

مریض تو ہے لیکن استاد کہان کہ جس سے پوچھکر دل کا شبہ دور کیا جاے طالب علمی

کے عزیز وقت کو بیکار ضایع نہ کرنا چاہیے ورنہ مدرسے جانیکے بعد پچھتانا پڑیگا اور وہ پچھتانا

محض بیفایدہ ہوگا

۵ - کلینکل اسٹڈی Clinical study ایسی چیز نہین ہے جو ایک روز

مین آسکے بلکہ جب تک ایک مرض کے مریض کو بیسیون دفعہ خوب غور سے قواعد مندرجہ

بالا کی پابندی کے ساتھ نہ دیکھے کچھ حاصل نہین ہوسکتا ہان اسطرح مشق کرنے سے کچھ دنون

مین مشاق و تجربہ کار ہوجانا ممکن ہے

۶ - طبابت کا پیشہ اگرچہ سب پیشون مین معزز ہے مگر جوابدہی بھی اسمین زیادہ ہے

کیونکہ اور پیشہ ور ادنی چیزون کے بننے بگڑنے کے ذمہ دار ہوتے ہین اور طبیب ذمہ دار

ہے موت اور زندگی کا یعنی طبیب کی نالایقی اور غفلت سے مریض کی جان تلف ہوجاتی

ہے اور اسکی لیاقت اور محنت سے اسکی جان بچنے کی امید ہوتی ہے - پس جو شخص

ایام طالب علمی مین اچھی طرح سے نہین سیکھتا اور پھر اُسکی ترقی نہین کرتا رہتا ہے وہ کبھی

لائق طبیب نہین ہوسکتا اسواسطے علم طب کے طالب علم کو چاہیے کہ خوب دل لگاکر پڑہے

سیکھے اور روز بروز ترقی کرتا رہے تا کہ ہم خرما و ہم ثواب یعنی معاش و سعادت دونون
حاصل ہون

۷ - اکثر طلبا کا دستور ہے کہ جب کوئی مریض ہاسپٹل مین آتا ہے تو بطور مذاق کے کہتے ہین کہ
کیس آیا کیس آیا - سو یہہ بڑے افسوس کی بات ہے - صاحبو وہ کھیل نہین ہے تماشا
نہین ہے بلکہ ایک آدمی ہے جو انھین کے موافق پیاری جان رکہتا ہے اور غور سے
دیکھو تو وہ ایسا آدمی ہے جسکے باعث سے انکی کتابی پڑہی ہوئی باتون کا جنھین وے
وہمی و خیالی سمجھتے ہین مشاہدہ و معائنہ کرا کر یقین دلاتا ہے - وہ وہ ہے جسکے ذریعہ
سے انکا تجربہ بڑھتا ہے اور تجربہ وسیع ہونے سے لیاقت کی سند حاصل کرکے اور سر زد
نامی طبیب بنے کے لائق ہوتے ہین

۸ - طلبا علم طب کے چال چلن اور کلینکل سٹڈی کی بابت جو کہنا مناسب ہے وہ بہت
کچھ ہے مگر بخوف طوالت اسیقدر بیان کرنا کافی سمجھا جاتا ہے اور مریضون اور ہم پیشون
کے ساتھ جیسا برتاؤ کرنا چاہیے وہ آیندہ دو فقرون مین لکھا جائیگا

فقرہ دوم درباب ہدایت ہاسپٹل اسسٹنٹان

طالب العلمی کے زمانہ
مین لیاقت کی سند حاصل کرنا ایک بڑا کام سمجھا جاتا ہے مگر اس سے بھی بڑا ایک کام
اور ہے وہ یہہ ہے کہ بعد حصول سند لیاقت حاکم مجازی و حاکم حقیقی کو خوش رکھنا
اور انکی خوشی اسی پر منحصر ہے کہ بیمارون کا علاج رحم دلی اور خبرداری سے کرنا اور
علم کی ترقی کرتے رہنا تمام کار ہے مفوضہ کو باحسن الوجوہ انجام دینا وغیرہ

۲ - ہاسپٹل اسسٹنٹون پر اکثر یہہ الزام لگایا گیا ہے کہ بعد ڈپلومہ حاصل کرنیکے اپنے علم
مین ترقی نہین کرتے - پس کیا جیسی سند لیاقت حاصل کرکے ہمچشمون مین عزت پائی
ویسے ہی اپنے علم مین ترقی کرکے نامی گرامی ہونا ضروری امر نہین ہے - سچ پوچھو تو

کوشش کرکے الزام کو دور کرنا بہت ہی مقدم کام ہے اور آج کل یہہ امر کچھ مشکل نہیں ہے
کیونکہ جو انگریزی سے واقفیت رکھتے ہین وے تو انگریزی کتابون کے دیکھنے سے
بخوبی ترقی حاصل کرسکتے ہین اور نا ہی وہان نیٹو ڈاکٹرون کے لیے بھی اردو مین بہت
کچھ ذخیرہ موجود ہے اور ہمیشہ نئی نئی کتابین ترجمہ ہوتی رہتی ہین - کئی اردو طبی رسالے
ماہواری چھپتے ہین پس انکے مطالعہ سے ممکن ہے کہ بخوبی ترقی حاصل کرکے الزام مذکور
کو دور کردین

۳ - اگر اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جاے کہ اکثر نیٹو ڈاکٹرون کو کتب بینی کا شوق
نہین ہے یا انکو فرصت نہین ہے تو خیر سہی مگر ضرورت تو ضرور ہے کیونکہ اوّل تو
انپر اپنے علم کی ترقی نہ کرنیکا الزام لگا ہوا ہے دوسرے اکثر ہفت سالہ وچہاردہ سالہ
امتحان کا وغدغہ تیسرے اکثر ایسے شہرون مین انکو طبابت کرنی ہوتی ہے
جہان بہت سے بید طبیب جراح موجود ہوتے ہین اگر ان سے زیادہ قابلیت نہو
تو ہرگز وہان بہ عزت نہین پا سکتے چوتھے تجربہ کارون کے نئے نئے علاج جو مشہور
ہوتے رہتے ہین انکے جاننے سے بہت سے لاعلاج مرضون کا دفعیہ یا انکی تخفیف
ممکن ہے - پس یہہ بہت بڑی ضرورتین ہین اور حکما کا قول ہے کہ ضرورت آدمی سے
سب کچھ کراتی ہے تو پھر کیا ہے کہ نیٹو ڈاکٹر ترقی علم کی طرف متوجہ ہوون - ہمکو امید ہے
کہ وے لوگ بیشک اس باب مین کماینبغی کوشش کرینگے

۴ - امانت و دیانت داری کے باب مین کچھ کہنا چندان ضرور نہین ہے کیونکہ ہر شخص
بالغ عاقل خوب جانتا ہے کہ از روے دلائل عقلی و نقلی انسان کو متدین اور ایماندار
ہونا نہایت ضرور ہے مگر ایک بات اور لکھنے کے قابل ہے وہ یہہ کہ نیٹو ڈاکٹرون کو اس
مصرع یعنی - بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن * کا مصداق بننا نچاہئے بلکہ کیا نیٹو ڈاکٹر

کیا ہندوستانی حکیم سب کو اپنا دوست سمجھنا مناسب ہے کیونکہ اس پیشہ طبابت سے بڑا مقصد یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے بندگان خدا کی تکلیف دور کرنے اور آرام پہنچانے میں کوشش کیجائے اور نفاق باہمی میں اکثر فایدہ مذکور مفقود ہو جاتا ہے

فقرہ سوم درباب ہدایت عام اطبا

علم تشریح سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنوعات الٰہی میں سے انسان کا جسم بھی ایک عجیب صنعت ہے گویا ایک کل ہے جو ہر وقت چلتی رہتی ہے اور جسکے ہر پرزے کی ساخت خراب ہو کر نکل جاتی ہے اور اوسکی جگہ دوسری ویسی ہی آجاتی ہے اور اسیطرح ہر دم خود بخود مرمت ہوتی رہتی ہے یعنی اعضا کی حرکت سے ہر لحظہ جسمی صرف ہوتا ہے اور پھر بذریعہ غذا کے خون بنتا اور پرورش پاتا ہے اور یہی سلسلہ برابر جاری رہتا ہے مگر اس کل میں انسان کی بے احتیاطی یا اتفاقی صدموں سے کبھی کچھ فتور بھی پڑ جاتا ہے یعنی قواعد حفظان صحت کی عدم پابندی یا ناگہانی واقعات مثل قحط و وبا وغیرہ سے انسان طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے اسلئے اس کارخانہ کے مالک یعنی خدا نے کچھ آدمیوں کو ایسا فن سیکھنے کی طرف بھی مایل کیا ہے جنکے ذریعہ سے اُس خوشنما کل کا تھوڑا بہت بگاڑ دور ہو سکے یعنی انھیں آدمیوں میں کچھ لوگوں کو علم طب سیکھنے کی طرف متوجہ کیا تاکہ وے لوگ ہر ایک مرض کے دور کرنیکی تدبیر کریں اور اگر اسکو دور نکر سکیں تو تکلیف رفع ہونیکے لیے سعی بلیغ کام میں لاویں۔ پس مریضوں کا علاج کرنا ایک ایسا کام ہے جو قادر مطلق نے طبیب کے سپرد کر دیا ہے پس طبیب کو مناسب ہے کہ اپنے مالک کی خوشی کرنیکے لیے اس خدمت کو اچھی طرح انجام دے یعنی جب اس علم طب کی طرف متوجہ ہو تو دل لگا کر سیکھے۔ روز بروز ترقی کرتا رہے مریضوں سے مہربانی اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آوے پوری کوشش سے ان کا علاج کرے

۲ - اس شریف پیشہ مین اگرچہ تکلیف اور تشویش بہت ہے یعنی سونے کی حالت مین اگر کوئی جگاتا ہے تو خواب شیرین سے اٹھنا ناگوار معلوم ہوتا ہے یا کسی مریض کو مرض کی زیادتی ہوتی ہے تو طبیب کو نہایت تردد ہو جاتا ہے مگر جب طبیب کے علاج سے مریض اچھا ہو جاتا ہے تو اوس خوشی کے مقابل مین کسی خوشی کی بھی کچھ ہستی نہین ہوتی ہے - پس طبیب کو مناسب ہے کہ جیسے ہو سکے ہمیشہ اُس خوشی کے حاصل کرنیکی کوشش کرتا رہے

۳ - طبابت کا پیشہ ایسا عام پسند ہے کہ کسی ملک اور کسی فرقہ کا آدمی طبیب کا دشمن نہین ہوتا ہندو مسلمان سے مسلمان ہندو سے ہندوستانی ولایتیون سے اور ولایتی ہندوستانیون سے بلا نفرت علاج معالجہ کراتے ہین - پس طبیب کو بھی چاہیے کہ وہ کسیکو اپنا دشمن نجانے بلا تعصب مذہبی و ملکی خاص و عام کا علاج دل لگا کر کرے - حتیٰ کہ دو فوجون کے مقابلہ کے وقت اگر غنیم کی فوج کا بھی آدمی بیمار ہو کر آوے تو اُسکے معالجہ مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نکرے

۴ - اگرچہ طبابت کے ذریعہ سے معاش و معاد دونون حاصل ہوتے ہین مگر طبیب کی خاص غرض یہی ہونی چاہیے کہ دنیاوی فوائد کو مد نظر رکھے اور بندگان خدا کو آرام پہنچانے اور عام و خاص کی تکالیف دور ہونیکی تدبیر کرے ورنہ جو لوگ بطور تجارت کے اس پیشہ کو کام مین لاتے ہین وے خسر الدنیا و الآخرۃ کے مصداق بنتے ہین اور دینا و دین مین ذلیل ہوتے ہین

۵ - طبیب کو امیر غریب سب کے ساتھ ایسا خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آنا چاہیے کہ ہر کس و ناکس بلا وسواس اُسکے پاس آکر اپنا عرض حال کر سکے

۶ - اگر کوئی مریض ایسا طبیب کے پاس آوے کہ مکھیان بھنکتی ہون زخم سے پیپ بہتی ہو فاقہ کشی سے لاغر ہو کر گھناونی صورت ہو گئی ہو بدن سے بو آتی ہو تو اُسکو دیکھکر نفرت کرنا

اور اُسکے علاج کیطرف متوجہ نہ ہونا طبیب کے اخلاق سے نہایت بعید ہے بلکہ ایسے آدمی کے علاج مین کوشش کرنا فرض ہے کیونکہ وہ بیمار سب طرف سے مجبور ہوکر طبیب کے پاس اپنی غرض لایا ہے اگر طبیب بھی اُسکو منھ نہ لگائے تو پھر کونسی جگہ ہے کہ وہ جاکر فریاد کرے اور اپنی مراد پائے۔ اگر کسی حالت مین طبیب ذرا بھی متوجہ ہوکر اس سے بات کریگا تو وہ سمجھے گا کہ خدا کا نور مجھپر چمکا اور اُسکا فضل مجھپر ہوگیا۔ پس افسوس ہے اُن طبیبون پر کہ جو دولتِ دنیا کی طمع سے مغرور اور امیرون کا علاج دل لگا کر کرتے ہین اور مجبور غریبون کے معالجہ سے نفرت رکھتے ہین

۷۔ بعض طبیب مریض کا انجام بد اُسکے روبرو بیان کردیتے ہین جس سے اُسکی ہمت ٹوٹ جاتی ہے اور مرض کی شدت زیادہ ہوجاتی ہے کیونکہ طبیعت کو سبب جو اُسکا حامی ہوگا رہے نا امیدی کا جواب ملگیا تو پھر کون صورت امید کی باقی رہی۔ اسلئے طبیب کو مناسب ہے کہ مریض کے روبرو کوئی ایسی بات نہ کہے جس سے اُسکو ہراس پیدا ہو اگر مرض مہلک ہے اور بوجہ مصلحت وقت بیان کرنا ہی ضرور ہے تو مریض کے کسی عقلمند دوست یا رشتہ دار کو علیحدہ لیجاکر کہدے

۸۔ یہ ظاہر بات ہے کہ انسان کے ذاتی قصور کے سبب یا ماں باپ کی خطا یا اتفاقی صدمون سے یہ ہیئت مجموعی انسانی ایک نہ ایک روز ضرور بگڑجاتی ہے اور یہ بھی خوب معلوم ہے کہ آدمی کو دنیا مین رہنے کا وقت بہت تھوڑا ہے اور وہ بھی نہایت جلد گذرجانیوالا ہے۔ پس عقلمند آدمی اس عزیز وقت کو بیکار نہین کھوتے اور ایسے کامون مین مصروف رہتے ہین جسمین مالک کی رضامندی اور ابدی خوشی حاصل ہونے کی امید ہے خدا کا شکر ہے کہ اطبا کو پیشہ طبابت مین جو مرتبہ خدا کے راضی کرنیکا ہے وہ کسی پیشہ مین نہین یہ لوگ غربا پر رحم ظاہر کرکے خاص وعام کے علاج مین سعی بلیغ کام مین لاکے بہت کچھ ثواب پاسکتے اور خدا کو

راضی کر سکتے ہیں۔ پس وہ طبیب نرا ناداں ہے جو ذراسی کاہلی میں اپنے اتنے بڑے فائدوں کو ہاتھ سے کھو دے اور تھوڑی محنت کر کے ایسی نعمت ثمرہ حاصل نہ کرے

۹۔ ایک بات اور کہنے کے قابل ہے کہ اس نازک پیشہ میں انسان کی موت اور زندگی کی ذمہ داری ہوتی ہے اسلئے کسی کو مناسب نہیں ہے کہ بغیر استعداد کامل اتنے بڑے کام کا بوجھ اپنے اوپر اوٹھائے اور اگر لیاقت حاصل ہو جائے تو یہ سمجھنا محض بیجا ہے کہ مریض کے اچھا کر دینے کا طبیب کو اختیار کلی حاصل ہے۔ نہیں۔ طبیب صرف ایک درمیانی ذریعہ ہے ورنہ شافی مطلق و فاعل حقیقی دوسرا ہی ہے

۱۰۔ طالبان و واقفان علم طب کے چال چلن کی بابت جو لکھا گیا ہے بہت مختصر ہے مگر بخیال العاقل تکفیہ الاشارۃ اتنے ہی پر اکتفا کر کے اب وہ بیان شروع کیا جاتا ہے جسکے لکھنے کا خاص ارادہ ہے

تعریف علم طب

علم طب کہ جسکی شرافت کا کچھ بیان چند سطور مسطورہ بالا میں کیا گیا وہ علم ہے کہ جسکے ذریعے سے انسان کی صحت اور بیماری کا حال ظاہر اور مرض سے محفوظ رہنے یا مرض لاحق ہو جانے تو اسکے دور کرنے یا تخفیف کرنیکا طریق معلوم ہو جائے

علم طب کی تقسیم

اطباء حاذق و حکمائے لائق کی کوشش سے اس علم میں اسقدر ترقی ہوئی اور ہوتی جاتی ہے کہ اُسکے جزوی و کلی امور کا ایک کتاب میں بیان کر دینا ناممکن ہے مگر بطور مشتے نمونہ خروارے کچھ باتوں کا اس جگہ ذکر کیا جائیگا۔ اس علم شریف کو دو حصوں پر تقسیم کیا

ہے ایک پرنسپلز Principles جسکو نظری یا علمی طب کہتے ہیں اسمیں علم طور پر امراض کے اسباب علامات تشخیص - قواعد حفظ صحت کا ذکر ہے دوسرا پراکٹس Practice کہ جسکو عملی طب بولتے ہیں اسمیں امراض کے علاج کا بیان ہے

ÆTIOLOGY

ایٹیالوجی یعنی اسباب الامراض

طبیب کے لیے بیماری کا سبب دریافت کرنا ایک نہایت ضروری کام ہے کیونکہ بہت سے مرضوں کی تشخیص بعضوں کا انجام - اکثر کے علاج کا اصول اسی پر منحصر ہے سب سے زیادہ مفید بات یہ ہے کہ اسباب معلوم ہونے سے امراض وبائی کا انسداد ہو سکتا ہے لیکن طبیب کی جودت طبیعت و لیاقت بغیر ٹھیک سبب مرض کا معلوم نہیں ہو سکتا کیونکہ کتابوں میں جس مرض کا ایک سبب بیان کیا گیا ہے اُس سے صرف وہی ایک عارضہ نہیں ہو سکتا بلکہ کبھی ایک سبب سے چند عارضے لاحق ہوتے ہیں جیسے ملیریا Malaria سے انٹرمیٹنٹ فیور Intermittent Fever. ریمیٹنٹ فیور Remittent Fever. پیچش - اسہال وغیرہ اور بعض دفعہ چند اسباب کے ملنے سے ایک عارضہ پیدا ہوتا ہے - مثلاً ورثہ اور کمزوری اور سردی وغیرہ کئی سبب جمع ہونے سے مرض سل لاحق ہو سکتا ہے - علاوہ بریں ایک ہی قسم کی بیماری ایک ہی سبب سے مختلف آدمیوں میں مختلف طرز سے پیدا ہوتی ہے یعنی طبیعت مزاج ملک پیشہ وغیرہ کے اختلاف سے کسیکو شدید ہوتی ہے کسی کو خفیف -

صورت وقوع کے اختلاف سے اسباب کے چند نام مقرر کیے گیے ہیں مثلاً کسی عضو کی اصلیت

مین فرق آنا جیسے سل مین ٹیوبرکل Tubercle جمع ہونا سبب قریب مین سے ہے
جسکو انگریزی مین پراکسی میٹ کاز Proximate Cause. کہتے ہین جس سبب
سے عضو کی اصلیت مین فرق آیا ہو جیسے سل مین ٹیوبرکل ہونا بسبب موروثی طبیعت کے ہوتا
ہے۔ پھر ریموٹ کاز Remote Cause یعنی سبب بعید مین داخل ہے ریموٹ کاز
کی دو قسم ہین ایک پری ڈسپوزنگ کاز Predisposing Cause
یعنی داخلی سبب جو جسم کو یا کسی خاص عضو کو بیماری کی طرف مائل کرے دوسرا
اکسایٹنگ کاز Exciting Cause یعنی خارجی سبب جو مرض کو ظاہر
کردے گو کہ داخلی و خارجی اسباب کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا گیا ہے لیکن درحقیقت یہہ دونو
دو چیز نہین ہین بلکہ ایسا سمجھنا چاہئے کہ موروثی سبب ارثی اور کمزوری اور سردی
یہہ تینون اسباب سل کے ہین - اب ایک شخص اسکرافیولس ڈائے تھے سس
Scrofulous Diathesis رکھتا ہو جو اکثر ایک موروثی بات ہے اور
اتفاقیہ وہ کمزور ہو جائے تو سل کے پیدا ہونے مین یہہ کمزوری مددگار ہوگی - پھر اسکو
اگر کسیطرح سردی پہنچے تو مرض سل لاحق ہو جائیگا - پس سبب موروثی پری ڈسپوزنگ
کاز ہے اور دونو پچھلی وجوہات جو مرض مذکور کی ظاہر کرنیوالی ہون انکا نام اکسایٹنگ
کاز ہے - اگرچہ کوئی مرض بغیر داخلی یا خارجی سبب کے لاحق نہین ہوتا ضرور داخلی سبب ہوتا
ہے یا خارجی یا دونو مگر سہولیت کے لئے جملہ اسباب کو تین قسم پر منقسم کرکے بیان کیا جاتا ہے
اوّل - انٹرنزک کاز - دوم - اکسٹرنزک کاز - سوم - اسپیشیل کاز

INTRINSIC CAUSE

انٹرنزک کاز کا بیان

انٹرنزک کاز اس سبب کو کہتے ہین جسکا وجود جسم کے اندر ہو اور وہ چھ ہین - ارثی -

سٹیس - کانسٹی ٹیوشنل کانڈیشن - ہیرپڈنٹ ہیریڈیٹی - اکیومپیشن اور سیکس

ایج age یعنی عمر - عمر کو انسٹرنزک اسباب میں اس وجہ سے داخل کیا ہے کہ ہر عمر مین جسم کے اعضا کی حالت مختلف طور کے ہونے کی وجہ سے امراض جداگانہ لاحق ہوتے ہین - چنانچہ ننھے بچون کے پھیپڑے کا فعل بخوبی نہین ہوتا اس وجہ سے ذراسی سردی لگنے سے بڑا نقصان ہوتا ہے

دانت نکلنے کے زمانہ مین ہر ایک عضو کا فعل اور دوران خون تیزی کے ساتھ ہوتا ہے اور اعصاب کو تحریک ہوتی رہتی ہے بدین سبب وے بہت جلد تھک جاتے ہین اور پھر بہت جلد انکی تکان دور ہو جاتی ہے ۔ اس تغیر و تبدل کے سبب بچہ کی طبیعت امراض سوزشی کی طرف مایل رہتی ہے

پایدار دانتون کے نکلنے کے بعد سن بلوغ تک ایک تندرستی کی حالت ہوتی ہے مگر پھر بھی اکثر امراض مثل اریپٹیو فیور Eruptive Fever وغیرہ کے لاحق ہو سکتے ہین

سن بلوغ سے پچیس برس تک نشو و نما کا کام ختم ہو جاتا ہے اور اسی عمر مین اکثر جان کا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ بخار اور سوزشی امراض خصوصاً مردون کو تک و دو کے سبب شکست ریخت کا صدمہ لاحق ہونے اور اسکرافیولس مزاج والون کو سل کا مرض عارض ہونے کا یہی زمانہ ہے

بعد سن بلوغ قریب پچاس برس تک حفظان صحت کے قواعد کی پابندی ہو تو یہ زمانہ صحت و تندرستی کا ہے یعنی اس عمر مین کوئی خاص قسم کا مرض نہین ہوتا مگر عورتون کو فتور حیض کے سبب آلات تناسل کے امراض ہو سکتے ہین اور پچاس برس کی عمر مین اکثر عورتون کا حیض بند ہو جاتا ہے - بعد پچاس برس کے جسم کی ساخت مین نقص پیدا ہوتا ہے - اعضا کمزور ہو جاتے ہین - عضلاتی طاقت گھٹ جاتی ہے - حواس خمسہ مین فتور پڑ جاتا ہے - قوت حافظہ درست نہین رہتی - غرضکہ رفتہ رفتہ سب عضو اپنا کام چھوڑ دیتے ہین اور آخر الامر کمزوری لاحق ہو کر

آدمی جہان تک تسلیم کرتا ہے عمر کے مختلف زمانون مین جو امراض پیدا ہوتے ہین انکا حال نقشہ مندرجہ ذیل دیکھنے سے باسانی معلوم ہو سکتا ہے

نقشہ وقوع امراض حسب اختلاف عمر

عمر		امراض
دانت نکلنے کے ماقبل ...		تشنجی امراض - کنولشنس ٹیٹنس نیونا ٹورم وغیرہ امراض معدہ و امعا - اسہال - پیچش - کرم امعا وغیرہ
دانت نکلنے کے زمانہ مین ...		امراض دماغ - امراض معدہ - امراض امعا جلدی خراش وغیرہ
دودھ کے دانت نکلنے کے پیچھے یا سات برس تک		بخار - جلدی امراض وغیرہ
بعد پایدار دانت نکلنے کے سن بلوغ یعنی تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ برس تک	مرد	اسپٹیڈ فیور - نکسیر چھوٹنا وغیرہ
	عورت	ایضاً - ایضاً - کلوروسس - انیمیا ہسٹیریا وغیرہ
سن بلوغ سے پچیس برس تک ...		سیلان خون - اسکرافیولس ڈزیزز - امراض آلات الہضم
پچیس برس سے پچاس برس تک		خاص قسم کے امراض نہین ہوتے - لیکن عورتون کو فتور حیض کے سبب آلات تناسل کی بیماریان ہوتی رہتی ہین
پچاس برس سے اخیر عمر تک ...		خرابی ساخت - حواس خمسہ کا فتور - کمزوری - امراض دماغ و آلات تناسل و نقرس - فالج - پتھری - سکتہ وغیرہ

علاوہ ان سب باتون کے ایک عام قاعدہ ہے کہ مرض کی شدت کی برداشت جیسی جوانی
مین ہو سکتی ہے ویسی بڑھاپے مین نہین ہو سکتی چنانچہ محققین نے بحساب اوسط ہر عمر مین
فوت ہونے کی تعداد دریافت کرکے جو ایک نقشہ مرتب کیا ہے اسکے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے
کہ بوڑھے آدمی اور عمر والون کی نسبت سے زیادہ مرتے ہین - اور وہ نقشہ یہ ہے

زمانہ عمر	بحساب فیصدی	فوتی
ایکسال تک	فیصدی	۲۵
پانچ سال تک	"	[illegible]
پندرہ ۱۵ سال تک	"	۴۵
پچپن ۵۵ سال تک	"	۷۵

۲ - سیکس Sex یعنی جنس جیسا عورت اور مرد کے درمیان ظاہری
فرق نظر آتا ہے ویسا ہی انکے مرض مین تفاوت ہے

(الف) مرد بہ نسبت عورتون کے قوی اور مضبوط ہوتے ہین اسوجہ سے انکی طبیعت سوزشی
اور سیلان خون کے امراض کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے اور چونکہ انکا کام سخت اور محنت
کا ہوتا ہے اور اکثر نشہ باز ہوتے ہین اس سبب سے طرح طرح کے حادثے اور چوٹ کے صدمے
انکو اٹھانے پڑتے ہین - نشہ کے خراب نتائج مین مبتلا رہتے ہین - اکثر مردون کا کام مختلف
ہوتا ہے اور بارہا اختلاف انتظام حوائج ضروری ناممکن ہے اس سبب سے امراض وبائی بھی
انھین کو زیادہ ستاتے ہین - عورتون کی بہ نسبت مردون کو اکثر بیماری مہلک ہوتی ہے

(با) چونکہ عورتون کا مزاج نازک ہوتا ہے اور انکے عضلات نرم اور قوت حس مین تیزی
اسلئے انکی طبیعت عصبی و کمزوری کی بیماریون کی طرف راغب رہتی ہے - عورتین گھر مین
بیٹھے ہوئے سب کام اپنا انتظام سے کرتی رہتی ہین اور ہر جگہ آمد و رفت نہونے کے سبب

کنٹےجیس Contagious امراض کی چھوت نہین لگتی بدین لحاظ مردون کی نسبت
وبائی امراض مین کم مبتلا ہوتی ہین ۔ عورتون مین اکثر کمزوری کے سبب سے امراض لاحق ہوتے
اور انکی بیماری بہ نسبت مردون کے کم مہلک ہوتی ہے چنانچہ از روئے مردم شماری دنیا مین
عورتون کی تعداد مردون سے زیادہ ہے ۔ آلات تناسل کے امراض کا اختلاف ایک امر بدیہی
ہے اور عورتون مین بہت سے امراض لاحق ہونے کی وجہ فتور رحم ہوتا ہے ۔ سن بلوغ سے
سن ایاس یعنی حیض کے بند ہونے تک رحم کا فعل جوش پر ہوتا ہے لبس حیض کا انتظام سے
آنا انکی تندرستی کے لئے ایک نہایت ضروری امر سمجھا گیا ہے ۔ اگر علاوہ ایام رضاعت
اور حمل کے اُسکا آنا بند ہوجاوے یا کم وبیش آنے لگے تو بہت سے جسمی امراض پیدا ہوجاتے
ہین ۔ چنانچہ پیوبرٹی Puberty یعنی سن شباب مین انیمیا ۔ ہسٹیریا کوریا وغیرہ
سن ایاس مین فرمن سوزش رحم اور پستان اور قولون وامعاء مستقیم کے امراض و
سرطان وغیرہ لاحق ہو سکتے ہین

۳ ۔ کانسٹی ٹیوشنل کانڈیشن (یعنی طبیعت کی حالت)

Constitutional Condition.

از روئے اصول طب یہہ بات قریبًا ناممکن ہے کہ سب آدمیون کی طبیعت یکسان اور
اعتدال کی حالت پر رہے بلکہ کمی یا زیادتی خون یا خون مین کسی قسم کا مادہ ہونے یا کسی
عضو کی ساخت مین فتور پڑنے یا معمولی دیزشون کے کم وبیش اخراج پانیکے سبب سے طبیعت
کی اصلی کیفیت مین فرق پڑتا رہتا ہے اور پھر اسی حالت کے بموجب مختلف امراض کی طرف
طبیعت کا میلان ہوتا ہے ۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایک گروہ پر جب کسی ایک سبب کا اثر ہوتا
ہے تو سب آدمی ایک ہی عارضہ مین مبتلا نہین ہوتے بلکہ کچھہ آدمی سبب مذکورہ کے اثر
سے بالکل محفوظ رہتے ہین اور کچھ آدمیون کو جداگانہ مرض لاحق ہوتے ہین ۔ مثلاً فرض کرو

چند آدمی پانی مین بھیگین تو سب کو ایک ہی عارضہ لاحق نہین ہوگا بلکہ کسی کو زکام کسیکو
وجع مفاصل کسی کو سل۔ اور کسی کو کچھ بھی نہین ہوتا۔ اس اختلاف کا یہی سبب ہے کہ ہر شخص
کی طبیعت جداگانہ ہوتی ہے چنانچہ جنکی طبیعت قوی اور جسم مین خون کی زیادتی ہے اُن کو
پلیتھورا Plethora و دیگر سوزشی امراض پیدا ہوسکتے ہین۔ اور جنکی طبیعت کمزور ہے
اور جسم مین خون کی کمی ہے وے انیمیا Anaemia وغیرہ بیماریون مین مبتلا ہوتے
ہین جو موروثی یا ذاتی کسی قسم کا ڈایتھیسس Diathesis * رکھتے ہین۔ مثلاً
گوٹ۔ رومٹک۔ کینسر۔ ٹیوبرکیولر۔ اسکرافیولس۔ وغیرہ تو اونکو اُسی قسم کے امراض
ستاتے ہین۔ شدید مرضون سے افاقہ ہونے کے بعد بھی دوسرے مرضون کے ہونے کی استعداد
طبیعت مین رہتی ہے۔ مثلاً اکثر شدید بخار کے بعد پھیپھڑے کی کوئی بیماری آتشک کے بعد وجع
مفاصل و دیگر جلدی امراض ہوجاتے ہین بعض امراض مین طبیعت کی ایسی حالت ہوجاتی ہے
کہ ایک دفعہ وہ مرض ہوجاے تو اوسی سبب سے پھر وہی عود کراتا ہے مثلاً۔ وجع مفاصل مرگی
کروپ۔ وغیرہ ایکبار ہوجاے تو پھر انھین مبتلا ہونے کی طرف طبیعت مائل رہتی ہے
قدیم و جدید حکما نے عادت کو بھی طبیعت ثانی لکھا ہے۔ پس معمول کے خلاف ہونے سے
طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوسکتی ہین۔ مثلاً جس کسی کو علی الصباح ضروریات سے فارغ ہونے

---

* ڈایتھیسس ایک قسم کی کیفیت ہے جو فساد خون کے سبب جسم مین پیدا ہوتی ہے اور پھر اُس طبیعت
کا وہی نام مقرر کرتے ہین جیسا طبیعت مین خنازیری کیفیت ہونے سے اسکرافیولس ڈایتھیسس
کہتے ہین۔ بعض۔ زیر پیشاب مین کوئی شے تہ نشین ہونے سے بھی ایک قسم کا ڈایتھیسس نام
دیا گیا ہے جیسا قارورہ مین یورک ایسڈ Uric acid زیادہ ہونے سے لیتھک ایسڈ
Lithic acid ڈایتھیسس۔ فاسفیٹ نکلنے سے فاسفیٹک ڈایاتھیسس
Phosphatic Diathesis وغیرہ

کی عادت ہے اور وہ حسب معمول نکر سکے تو ضرور ہے کہ کوئی مرض لاحق ہو

جسم کے کسی عضو یا ٹشیو کی ساخت بگڑ جانے سے بھی بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مثلاً شریانوں کی دیوار چربی یا کسی معدنی شے میں تبدیل ہو جائے تو انیورزم یا ہمرج ہو جاتا ہے

زیادہ مقدار میں جسم سے خون یا اور کسی رطوبت مثل پسینہ و منی وغیرہ کے نکلنے یا یکایک ایسی رطوبت کے رک جانے سے جو ایک مدت سے جاری ہو (جیسے بواسیر یا نکسیر کا خون) تو بھی قسم قسم کے امراض لاحق ہو سکتے ہیں مثلاً فصد لینے و مسہلات و معرقات و مدرات کے دینے سے آدمی کمزور ہو جاتا ہے یا کثرت سیلان خون سے نوبت بہ ہلاکت پہنچتی ہے اور خون بواسیر یا کسی پھوڑے کی رطوبت جو مدت سے جاری ہو اُسکے روکنے سے فالج سکتہ - استسقاء - و دیگر امراض قلب و جگر لاحق ہو سکتے ہیں -

۴ - ٹمپرمینٹ Temperament (یعنی مزاج) اگرچہ اس باب میں اطبا کی رائے مختلف ہے مگر یہ ضرور ہے کہ ٹمپرمنٹ یعنی مزاج ایک خاصیت کا نام ہے جو انسان میں پائی جاتی ہے - ایسا ایک شخص بھی دنیا میں نہیں ہے جو کسی عضو یا کسی عضو کے فعل میں دوسرے سے مختلف نہو - مگر جو چند خاصیت بہت آدمیوں میں پائی جاویں اُنکو مزاج کہتے ہیں اور جو خاصیت کسی خاص خاص آدمی میں ملے اُسے ایڈیوسنکریسی یعنی طبیعت غیر معمولی بولتے ہیں - اطبا ارحال نے مزاج کی بڑی تقسیم چار کی ہیں یعنی دموی - بلغمی - صفراوی - عصبی - پس ان چاروں مزاج اور طبیعت غیر معمولی کا حال سلسلہ وار لکھا جاتا ہے

(الف) سنگوئنیس ٹمپرمنٹ Sanguineous یعنی دموی مزاج اُن لوگوں کا ہوتا ہے جنکے دوران خون کا انتظام بہ نسبت دیگر جسمی افعال کے قوی اور زور آور ہو ایسے مزاج والے کی جن علامتوں سے شناخت ہوتی ہے یہ ہیں جسم قوی عضلات مضبوط - چہرہ کا رنگ

صاف وسرخ - دوران خون تیز - نبض ممتلی - حرکات چست - تہ باتشاین ودلیر - غصہ ور ہونا -
یکایک جوش آجانا - دموی مزاج والون کو پلیتھورا یعنی زیادتی خون ہائپریمیا
Hyperaemia سوزش - سیلان خون - شدید قسم کے بخار وغیرہ پیدا ہونے کی استعداد
رہتی ہے

(ب) لمفیٹک Lymphatic یا فلگمیٹک ٹیمپرامنٹ Phlegmatic
یعنی بلغمی مزاج - ایسے لوگون کے موسوم ہونے کی جنکا ذکر آگے ہوگا یہ وجہ ہے کہ اطبائے متقدمین
کا خیال تھا کہ ایسے آدمیون مین بلغم کی زیادتی رہتی ہے - اگرچہ اس بات کو اب تسلیم کیا نہین جاتا
مگر نام سابق کا ہی قائم رکھا گیا - بلغمی مزاج والون کی علامات یہ ہین - بدن فربہ - عضلات
ملایم - چہرہ پھیلا ہوا اور اسکی رنگت صاف - بشرہ سے بیفکری ظاہر ہوتی ہے - ہونٹھ بڑے ہوتے
ہین - دوران خون سست - نبض بطی - جسمی و ذہنی افعال سست - جلد کی رنگت
پھیکی - اس قسم کے مزاج والے ان امراض کی طرف مایل رہتے ہین - ڈبلٹی یعنی جسمی
کمزوری - مادہ ٹیوبرکل کا کسی عضو مین جمع ہونا - اسکرافیولا - آماس جسم - گلٹیون کا بڑھنا
دیگر مزمن امراض

(ج) صفراوی مزاج کو انگریزی مین بلئیس ٹیمپرامنٹ Bilious کہتے ہین ایسے
مزاج کے آدمیون مین اورون کی نسبت صفرا کی پیدایش زیادہ ہوتی ہے - ان کی علامات
یہ ہین - بدن کی بناوٹ مضبوط - عضلات سخت - بشرہ سے مطالب دلی ظاہر - دوران خون
درست - نبض بھری ہوئی متوسط درجہ پر - جسمی و ذہنی کام کرتے ہین مستعدی اور محنت کا تحمل -
رنگت زردی مایل - ورید نمایان - صفراوی مزاج کے آدمیونکو امراض معدہ و امعا و جگر و
مراق وغیرہ لاحق ہوتے ہین - جب ایسے مزاج کے آدمی مغموم و خاموش رہین تو اس حالت کو
میلنکولک ٹیمپرامنٹ Melancholic یعنی سوداوی مزاج بولتے ہین

(۴) نروس ٹمپریمنٹ Nervous یعنی عصبی مزاج کے وے لوگ کہلاتے ہین جنکے عصبی افعال ادنیٰ سبب سے متاثر ہوجائین - انکی شناخت ان علامتون سے ہوتی ہے - لاغر بدن - پست قد - عضلات ملائم - آنکھین روشن و چمکدار - خیالات دبجھ تیز - دوران خون سست بگرا دنی سبب سے اسمین سرعت آجاتی ہے - نبض باریک لیکن ذراسے خیال یا کسی قسم کی تحریک سے سریع ہوجاتی ہے نازک مزاج ڈرپوک - ان لوگون کی طبیعت عصبی و تشنجی امراض و دیوانگی وغیرہ کیطرف مایل رہتی ہے

(۵) یہ چار تقسیم مزاج کی جو اوپر بیان ہوئین ٹھیک ہر ایک قسم کے موافق کوئی مزاج نہین پایا جاتا بلکہ اکثر مکسڈ ٹمپریمنٹ Mixed یعنی مرکب مزاج دیکھنے مین آتے ہین - مثلاً دموی و صفراوی یا صفراوی و عصبی وغیرہ جیسے مزاج ملے ہوئے ہوتے ہین ویسے ہی امراض بھی - مثلاً جسکا مزاج دموی و صفراوی ہو تو بسبب دموی ہونیکے سوزشی امراض اور بوجہ صفراوی ہونیکے معدہ و امعا کی بیماریان لاحق ہونیکا احتمال رہتا ہے

(۶) ایڈیوسنکریسی Idiosyncrasy یعنی طبیعت غیرمعمولی تین قسم کی ہوتی ہے - اوّل وہ جسمین دوا کا اثر معمول سے زیادہ ہوتا ہے یا بالکل نہین ہوتا - مثلاً پارہ کا معمولی اثر یہہ ہے کہ ایک خاص مقدار مین کہانے سے منھ آجاتا ہے مگر کسی ایسی طبیعت والے کو مقدار مقررہ سے نہایت ہی کم دیا جاوے تو بھی منھ آجاتا ہے - یا زیادہ مقدار مین بہت دنون تک دینے سے بھی کچھہ نہین ہوتا -

دوم - جسمین عام کہانے کی اشیا ناموافق ہوتی ہین جیسا کہ بعض کو مچھلی یا گوشت یا دودھ وغیرہ سے دست و قے آنے لگتے ہین یا پتی اوچھل آتی ہے

سوم - جسمین دوا کی تاثیر برعکس ہوتی ہے یعنی سلفیٹ آف میگنیشیا سے جو ایک مسہل ہے قبض ہوجاتا ہے اور افیون سے جسکی تاثیر قابض ہے دست آنے لگتے ہین

۵ - ہری ڈیٹری ٹنڈینسی Hereditary

tendency (یعنی ورثہ) یہ ایک بدیہی بات ہے کہ بچہ کی ظاہری شکل و شبیہ
اور بعض باطنی اخلاق مثل غصہ وغیرہ ماں باپ کے مشابہ ہوتے ہیں اور بوقت مجامعت جو
والدین کے خیالات یا بوقت حمل جو حاملہ کی حالت ہوتی ہے۔ اسکا اثر بھی بچہ کی طبیعت پر ہوتا
ہے۔ پس اسیطرح امراض پشتینی یا چند خاص بیماریاں جو ہنگام قرار پانے نطفہ والدین میں موجود
ہوں اُنکی تاثیر بچوں میں ضرور آجاتی ہے اور اُسی قسم کی بیماریوں کو طبیبوں کی اصطلاح میں ہری
ڈیٹری یعنی موروثی کہتے ہیں۔ اکثر بچہ ماں کے پیٹ سے موروثی امراض میں مبتلا ہوکر پیدا
نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف ایک اثر اُس مرض کا اُسکی طبیعت میں ہوتا ہے اور بوقت موقع ظاہر ہو جاتا ہے
مثلاً ماں یا باپ کو سل کا عارضہ ہے تو بچہ سل میں مبتلا ہوکر پیدا نہیں ہوگا بلکہ اُسکا مزاج
اسٹرومس Strumous یعنی خنازیری ہوگا اور ذرا سے خارجی سبب جیسے پانی
میں بھیگنے سے اس مرض میں مبتلا ہو جائیگا۔ بعض موروثی بیماریاں جیسے جذام و آتشک
وغیرہ ایسی ہی ہیں کہ ایک پشت چھوڑکر دوسری پشت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک
شخص کو جذام ہے تو اُسکے بیٹے میں کوئی علامت جذام کی نہیں ملتی مگر پوتا جذامی ہوتا ہے۔ بیماری کا
اسطرح منتقل ہونیکو انگریزی میں اٹاوزم Atavism کہتے ہیں۔ کبھی موروثی بیماریوں کا
اثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو مرض ماں یا باپ کو ہے وہی ٹھیک بچہ کو نہیں ہوتا مگر اُسی قبیل
یا جنس کا کوئی مرض ہو جاتا ہے۔ مثلاً باپ کو مرگی کا عارضہ ہے تو بیٹے کو بجاے مرگی کے دیوانگی
ہو سکتی ہے کیونکہ مرگی و دیوانگی دونوں کا تعلق دماغ سے ہے۔ چند اسباب ایسے بھی ہیں جنسے
اس قسم کی بیماریوں کی کثرت اور شدت ہو جاتی ہے۔ مثلاً قرب قرابت۔ کم عمر میں شادی کرنا۔
زن و مرد کی عمر میں زیادہ فرق ہونا۔ قریب خاندان میں شادی کرنے سے ان امراض کے شدید
ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اگر کوئی موروثی مرض باپ میں ہو اور ماں میں ہو تو بچہ میں وہ مرض

خیف ہوگا کیونکہ صرف باپ کے نطفہ کا اثر ہوتا ہے اور ماں صحیح وسالم ہوتی ہے۔ مگر ماں اور باپ دونوں ایک ہی خاندان کے ہیں جسمیں کوئی موروثی مرض ہے تو دونوں کی طرف سے بچہ اس مرض کا ورثہ حاصل کریگا اور نہایت شدید ہوکر وہ عارضہ اوس میں اپنے موقع پر ظاہر ہوگا پس اسی خیال سے از روے مذہب قرابت قریبہ میں شادی کرنا ناجائز سمجھا گیا ہے۔ کم عمر میں شادی کرنے یا زن و مرد کی عمر میں اختلاف ہونے سے مرض کی شدت ہونیکا یہ سبب ہے کہ جب نطفہ ایک یا دونو جانب سے کمزور ہوتا ہے تو بچہ کی پرورش کما حقہ نہیں ہوتی اور پھر بباعث کمزوری کوئی موروثی مرض اس خاندان میں ہو تو شدت سے نمایاں ہوتا ہے۔ جو بیماریاں موروثی سمجھی جاتی ہیں نقشہ ذیل میں درج ہیں تاکہ ناظرین کو بآسانی معلوم ہو جائیں۔

نقشہ امراض موروثی

نمبر	مقام مرض	نام امراض
۱	خون کی بیماریاں	نقرس۔ وجع مفاصل۔ ذیابیطس۔ سِل۔ سرطان۔ آتشک
۲	عصبی بیماریاں	مرگی۔ کوریا۔ دیوانگی۔ مراق۔ عصبی درد۔ سکتہ۔ فالج
۳	موروثی یا بیرونی عضو کا فتور	نابینائی۔ بہرا پن۔ چھہ انگلی ہونا۔ کسی عضو کا ناکارہ ہونا۔ گنج۔ کم عمر میں بالوں کی سفیدی۔
۴	جلدی امراض	جذام۔ سورئسس
۵	امراض شش	دمہ۔ امفیسیما
۶	امراض آلات بول	ریگ گردہ۔ ریگ مثانہ وغیرہ
۷	امراض امعاء مستقیم	بواسیر

۶۔ اکیوپیشن اور ریس Occupation & Race

(یعنی پیشہ و قومیت) ہے جو بباعث اختلاف پیشہ اور قومیت کے بھی انسانکو مختلف امراض پیدا ہوتے ہین جیسا ذیل مین بیان کیے جاتے ہین

(الف) جو لوگ سخت محنت کرنیوالے ہین جیسے بوجھہ اوٹھانے والے اونکو فتق اور سکتہ وغیرہ ہو سکتا ہے - اور جو آرام سے بیٹھے رہتے ہین جیسے - محرر - مصور - بقال وغیرہ وے بدہضمی - قبض - بواسیر وغیرہ مین مبتلا رہتے ہین - آئینہ یا برتنون پر جو پارہ کی قلعی کرتے ہین انکو ٹایالزم Ptyalism ٹریمر مرکیوری ایلس Tremor Mercurialis کی بیماریان ہوتی ہین - سنار - لوہار - گھڑی ساز - چوڑی بنانے والے - یا باورچی وغیرہ کو ضعف بصارت و دیگر امراض چشم اکثر ہو جاتے ہین - روئی دہنے والے اور آٹا چھاننے والے کو اکثر برنکائیٹس Bronchetis دمہ وغیرہ ہوتا ہے - سیسہ کا کام کرنے والے کو لیڈ پالسی Lead Palsy لیڈ کالک Lead Colic وغیرہ - جو لوگ دیا سلائی بناتے ہین اُنکے زیرین جبڑہ کا نکروسس Necrosis ہو جاتا ہے جنکا پیشہ جنگل مین رہنے کا ہے جیسے کاشتکار چرواہے وغیرہ اُنکی صحت محنت کرنے اور تازہ ہوا مین رہنے کے سبب سے درست رہتی ہے مگر جنکو اپنے شغل و پیشہ کے سبب سے شہر مین رہنا پڑتا ہے اُنکی طبیعت مین بہ مکان سکونت کی خرابی و ہوا کی ناصفائی سے طرح طرح کے امراض پیدا ہونیکی استعداد رہتی ہے -

(ب) بوجہ اختلاف رسم و رواج کے قومیت داخل اسباب ہے چنانچہ مسلمانون مین ایک خاندان مین شادی کرنا جو رائج ہے اسوجہ سے اکثر موروثی امراض اُنمین نسلاً بعد نسلاً ہوتے چلے جاتے ہین - اہل ہنود جو بہت چھوٹی عمر مین بچون کی شادی کر دیتے ہین بدین سبب اکثر اُنکے بچے کمزور ہوتے ہین چنانچہ ہندوستان مین عموماً وے بچے جو شروع مین پیدا ہوتے ہی زندہ نہین رہتے اور جو بچ جاتے ہین وے ایسے کمزور ہوتے ہین کہ اُن کی تمام عمر دکھہ درد مین

گھٹتی ہے - انگریز جو خوب جوان ہوکر شادی کرتے ہین اُنکے بچے قوی ہوتے ہین - اور دوسرے
تجربہ سے یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانیون کی نسبت یوروپین لوگون کو ملیریا کا بخار
Malarious fever ہیضہ - چیچک وغیرہ کی بیماریان بشدت ہوتی ہین

EXTRINSIC CAUSE

اکسٹرنزک کاز کا بیان

اکسٹرنزک کاز اُس سبب کو کہتے ہین جسکا وجود جسم کے باہر ہو اور وہ شمار مین چھ ہین -
ایٹ مسفیر - کلائمٹ - کلین لی نس - فوڈ - کلوذنگ - اکسرسائز -

۱ - ایٹ مسفیر Atmosphere کرہ ہوا ان کی ہوا - انسان کے جسم پر چار طرح سے اثر کرتی ہے یعنی دباوٹ رطوبت - برقی مادہ اور حرارت کے ذریعہ سے - پس انکی کمی بیشی سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہین - دباوٹ کے تفاوت کا نقصان اسطرح ظاہر ہوتا ہے - جو لوگ کنوا کھودنیکے لئے نیچے اوترتے ہین تو اونکو ہوا کا دباؤ زیادہ ہونیکے سبب سے تنفس مین دقت ہونے لگتی ہے یا جو لوگ پہاڑون کی چوٹیون پر اونچے چڑھجاتے ہین تو ہوا کا دباؤ کم ہونے سے اسہال ہوجاتا ہے اور دوران خون مین اسقدر تیزی ہوتی ہے کہ شریان پھٹکر خون بہنے لگتا ہے اور دباوٹ کے اختلاف کا اثر بہ نسبت صحیح سالم آدمیون کے بیمارون پر زیادہ مضرت رسان ہوتا ہے - رطوبت کی کمی بیشی کا نقصان اس بات کے خیال کرنے سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ پتھریلی یا بالو کی زمین یا پہاڑ کی چوٹیون کے رہنے والون کی نسبت سے نشیب اور مرطوب زمین کے باشندے اکثر کمزور اور ضعیف القوی ہوتے ہین - یہہ ایک مشہور بات ہے کہ مرطوب مقامات کی ہوا مین حرارت زیادہ ہوتی ہے جو انسان کے لئے نہایت مضر ہے - مثلاً بنگال کے سندربن اور ہمالہ پہاڑ کی ترائی مین چونکہ تری اور گرمی کی زیادتی

سے اس سبب سے وہان کے باشندون کو اکثر زرد بخار - ملیریا کا بخار - ہیضہ - اسہال پیچش
وغیرہ امراض ستاتے ہین - معتدل ملکون جیسے روم وسائپرس وغیرہ مین بھی بوجہ موسم کے اگر
ہوا مرطوب ہوجائے تو تپ لرزہ - سل - درد مفاصل وغیرہ مین وہان کے لوگ مبتلا ہوجاتے ہین
مادہ برقی کی تاثیر ہوا مین اوزون کے کم یا زیادہ ہونے پر منحصر ہے اور اوسکی کمی یا زیادتی کا حال
علم موسم کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے یا اُسکے نتائج سے
نتائج سے اسطرح پر ظاہر ہوتا ہے کہ مینہ برسنے سے پیشتر چونکہ ہوا مین اوزون کی زیادتی ہوجاتی ہے
اسلئے نازک مزاج لوگون کو اوسوقت ایک طرح کی گرانی اور درد سر معلوم ہونے لگتا ہے اور جن
دنون مین آدمیون کو وبائی زکام ہوتا ہے اُن دنون مین بھی اوزون Ozone کی زیادتی ہوتی
ہے مگر جب ہیضہ یا تپ لرزہ کا زیادہ زور شور ہوتا ہے تو ہوا مین اوزون کی کمی ہوجاتی ہے - حرارت
کی کمی بیشی سے بھی مختلف امراض پیدا ہوتے ہین مگر اسکا بیان کلائمیٹ کے ساتھ کیا جاویگا -
علاوہ چارون طریقے مذکورہ بالا کے بڑا اثر ہوا کا انسان پر تنفس کی راہ سے ہوتا ہے یعنی ہر دم
سانس کے ذریعہ سے ہوا پھیپھڑہ مین جاتی ہے اور اوسکی اوکسیجن Oxygen کے وسیلہ سے
خون صاف ہوتا ہے پس کسی وجہ سے اسکے اصلی عناصر کے علاوہ اور کسی قسم کے خراب اجزا اسمین
شامل ہوجائین اور اسکو خراب کردین تو اقسام مرض پیدا ہوجاتے ہین - جو چیزین کہ ہوا مین ملکر
اسکو خراب کردیتی ہین یہ ہین - آدمیون کے برآمد کئی دم کی ہوا+ جسکو کاربونک ڈائی اوکسائڈ
Carbonic Oxide کہتے ہین - مختلف قسم کی بدبودار ہوائین جو حیوانی و نباتی
اجزا کے سڑنے سے پیدا ہوتی ہین - کارخانون کی زہریلی ہوائین - ہوا مین اڑنیوالی چیزین
جیسے گرد - غبار - رُوان - دہوان - دہاتی ذرے - نباتی مادے - یا ایسے مادے جنسے جیون
پیدائیش کا ظہور متصور ہے

+ اس حالت مین بیشتر ہوتی ہے جب تنگ مکان مین بہت سے آدمی جمع ہون

۲- کلائمیٹ Climate یعنی آب وہوا اس بات پر سب اطبا کا اتفاق ہے کہ آب
وہوا کا اثر بیماری کی ترقی وتنزل اور تبدل پر بہت کچھ ہوتا ہے۔ لیکن آب وہوا سے صرف پانی اور
ہوا ہی مراد نہیں ہے بلکہ یہ لفظ دلالت کرتا ہے۔ سطح زمین۔ ہوا۔ پانی۔ آفتاب کی روشنی کی
کیفیت پر یعنی جہاں حسب قاعدہ مجوزہ اطبا۔ یہ سب باتین درست ہین۔ وہان کی آب وہوا عمدہ
کہلاتی ہے اور جہان ان مین کچھ خرابی ہے وہ خراب۔ پس ان باتون کو سلسلہ وار بیان کیا جاتا ہے
(الف) ہر جگہہ کا سطح زمین یکسان نہین ہوتا کوئی قطعہ بلندی پر ہوتا ہے کوئی نشیب مین۔
کوئی جگہہ ایسی نرم ہوتی ہے جہان پانی ڈالتے ہی جذب ہو جاتا ہے اور آفتاب کی تمازت بآسانی
اثر کرتی ہے جیسے ریتلی زمین۔ اور کوئی جگہہ ایسی سخت ہوتی ہے کہ نہ پانی جذب ہوتا ہے اور نہ آفتاب
کی تیزی کا اثر ہوتا ہے جیسے کنکریلی زمین۔ کسی جگہہ کی مٹی مین نباتی سڑی ہوئی چیزین شامل رہتی
ہین۔ اور کسی جگہہ یہہ بات نہین ہوتی۔ کسی جگہہ بعض دہات بکثرت ملتی ہین۔ اور کہین نہین۔
کوئی جگہہ درختون کی سبب سے سایہ دار ہوتی ہے اور کوئی کھلی ہوئی کہین آبادی گنجان ہوتی ہے۔
اور صفائی کا خیال نہین کیا جاتا جیسے ہندوستان کے اکثر شہرون مین۔ اور کہین مکانات علیحدہ
علیحدہ ہوتے ہین۔ اور وہان کے مہذب باشندے ہر جگہہ کی صفائی کا بہت کچھ خیال رکھتے
ہین۔ غرض ان سب باتون کا اثر آب وہوا پر ہوتا ہے یعنی جہان کی مٹی چکنی ہوتی ہے۔ وہان
سردی اور تری زیادہ ہونیکے سبب سے طرح طرح کی بیماریان ہوتی رہتی ہین۔ یا جہان نباتی اشیا
کی کثرت اور ہوا مین رطوبت اور آفتاب کی تمازت زیادہ ہوتی ہے جیسے جھیل وغیرہ مین تو
وہان کے باشندون کو ملیریا کی سمیت سے امراض لاحق ہوتے ہین جس مین جنا و میگنیشیا
Magnesia کا ہوتا ہے وہان کے لوگون کو اکثر گھینگا و پتھری کی بیماریان ہوتی ہین۔
ریتلی و پتھریلی زمین نباتات کی کثرت نہو تو صحت کے لیے مفید ہوتی ہے۔ گنجان درختون سے
گھرے ہوئے مقامات کی نسبت ایسی جگہہ کی آب وہوا جہان ہوا کی آمد و رفت اچھی طرح ہو سکتی ہو

بہت سمجھی جاتی ہے۔

ہند کے اکثر شہروں میں اونچے اونچے اور ملے ہوئے مکانات ہونیکی وجہ سے چونکہ اچھی طرح ہوا کی آمد و رفت نہیں رہتی اور وہاں کے باشندے کما حقہ صفائی کیطرف متوجہ نہیں ہوتے اس سبب سے قصبوں کی چھاؤنیوں کے بہ نسبت زیادہ امراض کی شدت اور کثرت ہوتی ہے کیونکہ چھاؤنیوں میں مکانات دور دور ہوتے ہیں اور صفائی کی تاکید نہایت رہتی ہے

(ب) ہوا کا اثر کلائمیٹ پر جو اوسکی بناوٹ۔ رطوبت۔ مادہ برقی۔ حرارت۔ برودت کے سبب سے ہوتا ہے۔ اونمیں سے تین باتوں کا بیان ہوچکا اور دو کا بیان لکھا جائیگا۔ یہہ مشہور بات ہے کہ سرد ملک کا جانور گرم ملک میں اور گرم ملک کا سرد میں زندہ رہ نہیں سکتا۔ مگر گرم ملک کا رہنے والا آدمی نہایت سرد جگہ میں اور سرد ملک کا باشندہ نہایت درجے کے گرم مقامات میں اچھی طرح بسر کرسکتا ہے۔ اسکا سبب یہہ ہے کہ انسان بوجہ عقل کے ہر طرح کا انتظام کرسکتا ہے جو حیوان سے نہیں ہوسکتا لیکن انتظام وغیرہ سے انسان مجبور ہو یا بیوقوفی سے کرنہ جانتا ہو تو اسکو گرمی و سردی سے بہت مضرت پہنچتی ہے۔ چنانچہ جب گرمی موثر ہوتی ہے تو دل کی حرارت زیادہ ہوکر نبض سریع چلنے لگتی ہے جگر کا فعل بڑہنے سے پت کی زیادتی اور اوسکی ماہیت میں خرابی ہوجاتی ہے جلد کا فعل زیادہ ہونے کی وجہ سے پسینہ بکثرت نکلتا ہے۔ اعصاب کی کمزوری کے سبب ایسی سستی و کاہلی ہوتی ہے کہ کسی جسمی و ذہنی محنت کو جی نہیں چاہتا۔ جسمانی افعال کم ہوجاتے ہیں۔ خصوصاً یورپین لوگوں پر گرمی کا خراب نتیجہ (ایسے گرم ملکوں میں جہاں کی حرارت [illegible] درجہ سے ایکسو بیس ۱۲۰ درجہ تک ہو) جلد ظاہر ہوتا ہے یعنی اونکے جگر کا فعل بہت زیادہ ہونے سے پت بکثرت اخراج پاتا ہے۔ جلد کا کام رہ جانے سے اوسمیں خلش خارش و سوزش پیدا ہوجاتی ہے اور گرمی دانے یعنی الائیاں جنکو پرکلی ہیٹ Prickly Heat کہتے ہیں تمام بدن پر نکل آتی ہیں۔ جب آفتاب کی تمازت بوجہ بے احتیاطی کے اثر کرتی ہے (جلد)

اکثر گور و ان میں با یا م گرما دیکھا جاتا ہے) تو سن سٹروک Sun Stroke مین مبتلا
ہو کر مرجاتے ہین - غرضکہ گرمی کے سبب سے ہر ایک عضو کا فعل بڑہ جاتا ہے اور اسوجہ سے بہت سی جسمی
تکلیفین ظاہر ہوتی ہین کیونکہ کسی عضو کا فعل بہت دنون تک معمول سے زیادہ ہوتا ہے تو اوسکی
ساخت بگڑ جاتی ہے اور اگر تھوڑی دیر کے لیے ایک دم سے کسی عضو کا کام بڑہ جائے تو فوراً تھکنے کے سبب
سے اُس عضو کا فعل بند ہو جاتا ہے - اور یہہ دونو صورتین صحت کے لیے مضر ہین گرمی کے سبب سے
ہر ایک عضو کا فعل بڑہ جاتا ہے اور سردی سے گھٹ جاتا ہے - چنانچہ اسیوجہ سے نہایت سرد ملک
کے آدمی اور جانور پست قد ہوتے ہین - سردی کا اثر اول یہہ ہوتا ہے کہ باہر کیطرف دوران خون
اچھے نہونیکے سبب سے جسم کا بیرونی حصہ سکڑ جاتا ہے جلد پر کانٹے سے پڑ جاتے ہین جسکو کیوٹس
اینسرینا Cutis Anserina بولتے ہین - آلات تناسل کی طاقت کم ہو جاتی
ہے - مگر چند روز بعد جسمی حرارت بڑہ جاتی ہے کیونکہ قاعدہ قدرتی کے مطابق جو ہوا بذریعہ دم کشی
داخل جسم ہوتی ہے اسمین برودت کے سبب کثیف ہو جانے سے آکسیجن کی مقدار زیادہ ہوتی
ہے اور یہہ آکسیجن جسم کی حرارت کو زیادہ کر دیتی ہے - علاوہ برین سردی مین چونکہ بھوک
خوب لگتی ہے اور انسان لطیف غذا کھاتا ہے اس سبب سے جسم مین گرمی پیدا ہو جاتی ہے لیکن غذا
و لباس وغیرہ کا بندوبست نہو اور سردی مین عرصہ دراز تک رہنے کا اتفاق پڑے اور ہوا دیانی کے
سبب سردی کا اثر تیز ہو جائے تو جو اعضا دل سے دور ہین (جیسے ہاتھ یا پاؤن کی انگلیان
وغیرہ) سڑ جاتے ہین - اور نظام عصبی مین بہت کمزوری پیدا ہوتی ہے - عقل درست نہین رہتی
حالت مدہوشانہ ہو جاتی ہے - نیند بہت آتی ہے اگر اسحالت مین آدمی سو جائے تو کوما [illegible]
مین مبتلا ہو کر مرجاتا ہے

غایت درجہ کی گرمی و سردی سے تو عارضے ہوتے ہین مگر موسم کی یکایک تبدیلی سے بھی چند
قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہین - خصوصاً بچون - بوڑہون - کمزور آدمیون - اور عورتون پر

اس تبدیلی کا زیادہ ضرر رسان اثر ہوتا ہے۔ موسم گرما کی شدت گرما سے یہ امراض پیدا ہوتے
ہین۔ صفراوی اسہال۔ پیچش۔ ہیضہ۔ بخار وغیرہ۔ سردی سے جو ملک کے سبب سے ہو یا موسم
کی وجہ سے یہ عارضے ہوتے ہین۔ ذات الجنب۔ ذات الریہ۔ زکام۔ کھانسی۔ وغیرہ + معتدل
ملکون مین یکایک موسم کے تبدل و تغیر سے یہ بیماریان ہوتی ہین۔ ٹائیفس فیور۔ ٹائیفائیڈ فیور
Typhus Fever. Typhoid F. تپ لرزہ۔ سل۔ سوزشی امراض۔ وجع مفاصل
زکام وغیرہ

(ج) پانی۔ مرض کا سبب کئی طرح سے ہو سکتا ہے یعنی کبھی اُسمین کوئی غلاظت شامل ہو جاتی
ہے کبھی کوئی زہریلا مادہ جیسے ہیضہ والے کے قے یا دست اسمین گرنے سے مگر کلائمیٹ مین
اسکو اسوجہ سے داخل کرتے ہین کہ کہین کا پانی پینے سے آدمی تندرست رہتا ہے اور کسی جگہہ
کے پانی سے طرح طرح کے امراض پیدا ہوتے ہین۔ مثلاً جہان کے آدمی میلے تالابون کا پانی پیتے
ہین جیسے راجپوتانہ مین انکو نہروے کی بیماری پیدا ہوجاتی ہے یا بنگالہ کا دستور ہے کہ تیل اور ہلدی
گاہے گاہے تیل اور ہلدی جسم پر ملکر جن تالابون مین غسل کرتے ہین اور ہر ایک طرح کی غلاظت
ڈالتے ہین اسی کا پانی کھانے پینے کے کام مین لاتے ہین جسکے سبب سے اکثر اسہال۔ بخار۔ پیچش
جلدی و بائی امراض مین مبتلا رہتے ہین۔ جو پانی کھاری ہوتا ہے اُسکے پینے سے پیچش ہو جاتی
ہے۔ چاہ نوشیدنی۔ گورستان۔ یا قصاب خانے کے نزدیک ہو تو پانی پینے سے اسہال وغیرہ
عوارض لاحق ہوتے رہتے ہین۔ جہان کا پانی شیرین ہوتا ہے اور معدنیاتی اشیا یا نباتی
و حیوانی سڑے ہوئے اجزا اسمین شامل نہین ہوتے وہان کا پانی عمدہ سمجھا جاتا ہے

۳۔ کلین لی نس Cleanliness یعنی صفائی جسم و مکانات وغیرہ کا
صاف نرہنا ہی بہت سے امراض کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ جسم میلا رہنے سے کھجلی و دیگر امراض جلد

+ یاد رکھنا چاہیے کہ سردی کا خراب اثر بچون و بڈھون پر زیادہ ہوتا ہے

ہوجاتے ہین - اور جانورون کے بند رہنے کی جگہہ جہ بچے یا پاخانہ صاف نہین تو نباتی و حیوانی
اشیاکے سڑنے سے ایسی متعفن ہوائین نکلتی ہین جو بہت سے امراض کی بنیاد ہین اور چند مرض
کی ادنکے سبب سے ترقی اور شدت ہوجاتی ہے

۴ - فوڈ Food (یعنی غذا) جن اشیا سے جسم کی پرورش ہوتی ہے وہ دو ہین - ہوا
اور غذا. غذا دو طرح کی ہوتی ہے - منجمد اور سیال - چنانچہ ہوا کا بیان ہوچکا اب غذا کا حال
لکھا جاتا ہے کہ وہ کسطرح مرض کے پیدا ہونیکا سبب ہوسکتی ہے - علاوہ اسکے بعض شخص ایسی چیزن
کے کہانے پینے کے عادی ہوتے ہین جو دراصل غذا نہین ہین - انکا بھی اسی موقع پر بیان کرنا
مناسب معلوم ہوتا ہے اسواسطے تینون باتون کا ذکر یہان لکھا جایگا

(الف) یہہ بات اظہر من الشمس ہے کہ غذا کی بے اعتدالی یعنی اسکی مقدار کم یا زیادہ ہونے یا انکے
پرورش کرنیوالے اجزا کم ہونے یا اسکے خراب ہونے سے اقسام مرض پیدا ہوتے ہین - خواہ یہہ بے
اعتدالی تہوڑے دنون تک ہو یا بہت دنون تک خصوصاً بچون کو ایسی غذا ملے جسمین پرورش
کرنیوالے اجزا کافی نہون - یا غذا کی مقدار موافق عمر کے نہو تو وے کمزور ہوکر مختلف عارضون
مین مبتلا ہوجاتے ہین چنانچہ غربا کو اکثر غیر منہضم اور ایسی غذا ملتی ہے جسمین البیومن - روغنی
نشاستہ دار - و نمکین اجزا (جنپر پرورش جسم کی منحصر ہے) کم ہوتے ہین - اسواسطے ان لوگون کو
بدہضمی - عام ناطاقتی - جلدی امراض - اسکروی - سل وغیرہ امراض ستاتے ہین اور بوجہ کمزوری
کے امراض وبائی کے پیدا ہونیکی استعداد انمین بہت کچھ ہوتی ہے - جو امرا کہ زیادہ مقدار مین
بہت لطیف اور مصالحہ دار غذائین کہاتے ہین وے بھی اکثر بیمار رہتے ہین اور جو جسمی محنت کم یا
بالکل نہین کرتے انکو اکثر یہہ بیماریان ہوتی رہتی ہین - بواسیر نقرس سکتہ - امراض معدہ -
امراض امعا - و دیگر سوزشی امراض - جو لوگ زیادہ تر یا ہمیشہ نباتی غذا کہاتے رہتے ہین انکو بھی خون
کی ماہیت مین فتور پڑنے سے طرح طرح کے امراض وجع مفاصل وغیرہ کے لاحق رہتے ہین -

بیمار جانور دبلا گوشت اور سڑی بُسی غذا کھانے سے بھی چیچک - اسہال - جلدی امراض - خراب
قسم کے بخار وغیرہ ہو جاتے ہین

بیوقت غذا ملنے یا خوب چبا کر نہ کھانے سے بھی ہاضمہ مین فتور پڑ جاتا ہے

(ب) غذا کے ساتھہ جو سیال چیزین مستعمل ہین وہ یہہ ہین - پانی - دودھ - چاء - پانی اگر صاف
و شیرین نہو تو اوسکے پینے سے بھی چند بیماریان پیدا ہوتی ہین - خصوصاً اُسمین کوئی زہریلا مادہ
ملا ہو جیسے باریک کیڑے - نباتی یا حیوانی غلاظت - زہریلی دہات - یا اور کوئی خاص وبائی
سمیت ہو تو یہہ بڑا ذریعہ طرح طرح کی بیماریون کے پیدا ہونیکا ہے - علاوہ برین قبل غذا یا بوقت غذا
زیادہ مقدار مین پانی پینے سے ضرور ہضم مین فتور پڑ جاتا ہے - اور پانی کے کم یا بالکل نہ ملنے سے
جو نقصان ہوتے ہین وہ ظاہر ہین - دودھ ایک عمدہ غذائیت بخشنے والی چیز ہے مگر بگڑا ہوا یا
پھٹا ہوا ہو تو اوس سے چند قسم کی بیماریان پیدا ہوتی ہین - خصوصاً دودھ بیچنے والون کی بے
احتیاطی سے کوئی وبائی سمیت ملجاتی ہے تو بڑا خراب اثر پیدا ہوتا ہے کیونکہ وے لوگ بے پروائی
سے ہر جگہہ کا پانی ملا دیتے ہین چنانچہ ۱۸۷۳ء بمقام لندن ایسا واقعہ پیش آیا کہ ایک [illegible]
کو انٹرک فیور (Enteric fever) ہوا اور اُسکے دست کا مادہ کسی طرح سے کوئین کے پانی مین شامل
ہو گیا پھر اُس کوئین کے پانی سے ایک دودھ بیچنے والے نے اپنے برتن دھوئے اور شاید دودھ
مین بھی کچھہ پانی ملایا ہوگا - پس جس شخص نے اسکے یہان کا دودھ پیا اُن سب کو انٹرک فیور
ہو گیا گرم ملک والے چاء کے عادی نہین ہوتے - مگر سرد ملک کے باشندے اُسکو داخل غذا سمجھتے
ہین - اگرچہ سرد ملک و سرد موسم مین اسکا پینا مفید ہے لیکن گرم ملک یا گرم موسم مین کثرت
استعمال سے بدہضمی و اضطراب دل ہو جاتا ہے

(ج) جن مضر چیزون کا استعمال کر کے بعض آدمی دیدہ و دانستہ بیماری کو مول لیتے ہین وہ یہہ
ہین - شراب - افیون - تمباکو - گرم مصالح وغیرہ - ان اشیا مین سب سے پہلا نمبر شراب کا ہے

اسیواسطے بعض قوم ہنود اور مسلمانون کے مذہب مین اسکا پینا حرام ہے اور اب انگلنڈ مین بھی یہہ دستور
جاری ہے کہ جو شخص مے نوشی سے توبہ کرتا ہے اُسکو بہ نسبت شرابیون کے بہتر جانتے ہین۔ اگرچہ شراب
کا ایک خاص مقدار مین پینا بعض حالتون مین تاثیر تحریک کی کرتا ہے۔ لیکن اُسکی عادت کرنے
سے جو نقصان انسان کو پہنچتے ہین وہ فوائد سے کئی حصے زیادہ ہین۔ ایک معمولی بات ہے
کہ شرابیون کا چہرہ بھرا بھرا ہوتا ہے۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے جسمی طاقت زائل ہو جاتی ہے ضعف
اور اور باتکی جیسا کہ مرکبات پارہ و فصد وغیرہ ہے اسکو برداشت نہین ہوتی + ذراسی کہین
چوٹ لگجائے تو بوجہ خراب ہوجانے خون کے زخم بڑھتا بڑھتا مہلک ہوجاتا ہے حتی کہ بعض شرابی
ایک ادنی زخم کے بڑہنے اور سڑنے سے مرجاتے ہین۔ فعل جگر و نظام عصبی خراب ہو جاتا ہے۔ غرضکہ
کم عمر مین سیے تھورا۔ ڈلیریم ٹرمنس۔ ڈراپسی وغیرہ مین مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتے ہین
انگلستان مین جو ایک سرد ملک ہے شراب پینے والے آدمی بہ نسبت پرہیزگارون کے سہ چند زیادہ تر
مرتے ہین۔ پس افسوس ہے گرم ملک ہندوستان کے اُن باشندون پر جو آجکل باوجود ممانعت مذہبی
شراب پینا پسند کرتے ہین اور نوجوانی کی عمر مین امراض جگر و اعصاب مین مبتلا ہو کر صد ہا حسرت لیکر
مرنے سے نہین ڈرتے۔ ہر قسم کی شراب کثرت سے پینا مضر ہے لیکن خاصکر اسپرٹ
یعنی شراب مقطر بغیر پانی ملائے تھوڑی تھوڑی دیر بعد خاصکر خلو معدہ مین پینے سے بہت ہی نقصان
ہوتا ہے۔ ہندوستان مین جو شراب بکتی ہے اُسمین شراب بیچنے والے اپنے فایدہ کے لیے دیگر
نشئی اشیا ملاکر اُسکے مضرت رسان اثر کو اور بھی بڑھا دیتے ہین۔ پس شراب کا پینا ایک بڑا سبب
امراض کے پیدا ہونیکا ہے۔ ہندوستان کے اکثر شہرون مین افیون کے استعمال کرنیکا بھی بہت
رواج ہو گیا ہے کوئی اُسکو کھاتا ہے کوئی بطور چنڈو مدک کے پیتا ہے مگر اُسکے نقصان بھی شراب
سے کم نہین ہین۔ صرف اتنا فرق ہے کہ شراب جسمی افعال کو بڑھا کر نقصان پہنچاتی ہے اور یہہ گھٹا کر

+ شرابیون کے علاج مین طبیب کو اس بات کا خیال ضرور رکھنا چاہئے

ہوتی رہے کیا استعمال سے قوت باہ کم ہو جاتی ہے - کھانا ہضم نہین ہوتا - کاہلی و سستی بدرجہ
نہایت ہو جاتی ہے دل مین خلل پڑ جاتا ہے - غرضکہ طرح طرح کی بیماریون مین آدمی مبتلا رہتا ہے
کثرت سے تمباکو پینا یا ناس لینا بھی اکثر حالتون مین چند امراض کے پیدا ہونیکا باعث ہو سکتا ہے
گرم مصالح کی زیادتی سے چند مرض پیدا ہوتے ہین - مثلاً پیشاب مین جلن پیٹ مین مروڑ
ہوتا ہے جیچش ہو جاتی ہے - بہت تھوڑی عمر مین معدہ ضعیف ہو جاتا ہے کیونکہ مصالح سے
معدہ کا فعل بڑہتا ہے اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جس عضو کا فعل معمول سے زیادہ ہو جاتا ہے پھر کچھ
عرصہ کے بعد اُسکا فعل کم یا بند ہو جاتا ہے - چنانچہ ہندوستانی آدمی جو مصالح بکثرت کھاتے ہین
انکو بہت تھوڑی عمر مین ضعف معدہ کی شکایت ہو جاتی ہے حتی کہ چالیس پچاس برس کی عمر
مین سریع الہضم غذا بھی بدشواری ہضم ہوتی ہے

۵ - کلودنگ Clothing (یعنی لباس) لباس کو اسوجہ سے امراض کے اسباب
مین داخل کیا ہے کہ اسکے کم یا زیادہ یا نامناسب وضع پر ہونے سے بھی بہت سے مرض پیدا ہوتے
ہین مثلاً موسم سرما مین سینہ کھلا رکھنے سے سینہ کے امراض لاحق ہوتے ہین یا بچون کے پاؤن ننگے
رکھنے سے (جیسا ہندوستان مین رواج ہے) اکثر انکو زکام ہو جاتا ہے - حد سے زیادہ کپڑا اوڑہنے
سے خاصکر بچون کو فلالین وغیرہ بہت سے کپڑے پہنا دینے سے جسم گرم ہو جاتا ہے بھیگا کپڑا اور
تنگ کپڑا پہننے - پیٹی وغیرہ کسکر باندہنے سے بھی چند جسمی تکلیفین پیدا ہو جاتی ہین

۶ - اکسر سائز Exercise (یعنی محنت) محنت اگر حد سے زیادہ کیجائے
یا بالکل نہ کیجائے تو بھی چند قسم کے عارضے پیدا ہوتے ہین اور محنت دو طرح کی ہوتی ہے ایک
جسمی - دوسری دماغی - پس دونو قسم کی محنت کی کمی بیشی سے جو نقصان ہوتا ہے اسکو
دو فقرون مین بیان کیا جاتا ہے

(الف) جیسا انسان کو آرام مطلوب ہے ویسا ہی محنت کرنا بھی ضرور ہے کیونکہ بغیر شغل و محنت

کے زندگی صحت کے ساتھ بسر نہین ہو سکتی ہے چنانچہ ہندوستان کے اکثر امراجو عیش و آرام مین پڑے
رہتے ہین اور بجز عیاشی کے کوئی دل بہلانے کا شغل نہین رکھتے انکی طبیعت خراب رہتی ہے ۔
کھانا ہضم نہین ہوتا ۔ دایم المرض رہتے ہین ۔ اور بہت تھوڑی عمر مین کسی نہ کسی عارضہ مین
مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوجاتے ہین ۔ اگرچہ یہہ بات ایسی نہین ہے کہ سب پر صادق آجاے کیونکہ
بعض امیر جو سیر و شکار اور اپنے معمولی کاروبار مین مصروف رہتے ہین اور اپاہجون کے موافق
نہین پڑے رہتے اونکی صحت اچھی ہوتی ہے ۔ لیکن تاہم یہہ آرام طلبی کا عارضہ آسودہ حال لوگون
مین امراے لیکر راجون مہاراجون تک علی قدر مراتب ترقی پر ہوتا ہے ۔ امیرون کے علاوہ وہ
لوگ بھی زیادہ آرام طلبی کے نتایج مین مبتلا ہوتے ہین جو بلا مشقت اپنے باپ دادا کی دولت
پاتے ہین اور اکثر خراب صحبت کے سبب عیش و آرام مین پڑے رہتے ہین اور کچھہ محنت و
مشقت نہین کرتے جسکا یہہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بہت جلد کسی عارضہ مین مبتلا ہو کر مر جاتے ہین ۔
جنھون نے ایک زمانہ مین بہت محنت کی ہو اور پھر آرام سے رہنا اختیار کرین (جیسے اکثر پنشن
پانے والون کا دستور ہے) وے بھی بہت بیماریون مین مبتلا ہوتے ہین ۔ دہقانیون کی صحت
جو بہ نسبت امرا کے اچھی رہتی ہے اور انکو معالجہ کی کم ضرورت پڑتی ہے اور انکی عمر زیادہ ہوتی
ہے ۔ اسکا یہی سبب ہے کہ وہ لوگ محنت اور مشقت کرتے رہتے ہین ۔ ایساہی جب فوج لڑائی
پر ہوتی ہے تو سپاہیونکی تندرستی مین چندان فرق نہین آتا مگر لین مین کاہلی کے ساتھ بیٹھے
رہنے سے طرح طرح کے امراض مین مبتلا رہتے ہین ۔ خصوصاً بے شغل رہنے سے انکا خیال خراب ہوجاتا
ہے اور اکثر بد چلنی کی بیماریان انکو لاحق ہوتی ہین ۔ اسلیواسطے ہماری مہذب گورنمنٹ کا قاعدہ
ہے کہ زمانہ امن و امان مین بھی سپاہیون کو بے شغل نہین رکھتی تا کہ انکی صحت بحال رہے
جیسا مقوی اغذیہ کہانے اور محنت کم یا بالکل نہ کرنے سے امراض پیدا ہوتے ہین دلیسا ہی
کم کھانے اور بہت محنت کرنے سے کیونکہ محنت کرنے سے بھی صرف زیادہ ہوتا ہے ۔ اگر اس حالت

ہین موافق خرچ کے غذا انہین ملے تو کمزور ہوکر طرح طرح کے امراض ہین مبتلا ہونا کچہہ تعجب کی بات نہین ہے چنانچہ یہہ امر ظاہر ہے کہ غریب مزدور جو محنت زیادہ کرتے ہین اور کھانا کم کھاتے ہین اُن ہین بباعث کمزوری کے بہت سی وبائی و اتفاقی مرضون کے قبولیت کی استعداد زیادہ رہتی ہے

(ب) دماغی محنت کی کمی بیشی کو داخل اسباب اسوجہہ سے کیا گیا کہ اگر آدمی بے شغل رہے تو اسکو خیالات بد پیدا ہوتے ہین جو مقدمہ بدچلنی کی بیماریون کا ہے اور زیادہ محنت کرنے سے جیسا کسی فکر کے سبب رات بہر نہ سونا خیالات فاسدہ مین رہنا یا یکایک خوشی رنج کی فکر خوف کا زیادہ ہونا۔ یہہ سب اسباب بیماری کی طرف مائل کرنیوالے ہین۔ خاصکر ایسی ہی اسباب سے عصبی امراض ہین آدمی مبتلا ہوجاتا ہے

ESPECIAL CAUSE

اسپیشل کاز کا بیان

اسپیشل کاز کے معنی سبب خاص کے ہین اور یہہ وہ سبب ہے جو اتفاقیہ عارض ہوتا ہے اور جسکا بیان اسباب اندرونی و بیرونی کے ضمن مین نہین لکھا گیا۔ چنانچہ یہہ تین طرح کے ہین ایک صدمات خارجی۔ دوسرے آلات تناسل کے متعلق تیسرے سموم یعنی زہر۔ اگرچہ بعض مصنفون نے مکانیکل انجری Mechanical Injury یعنی ترکیبی صدمہ کو بیرونی اسباب مین داخل کیا ہے مگر مولف کی راے مین چند وجوہات سے انکا بیان ہی یہان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے

(الف) اقسام صدمات خارجی یہہ ہین۔ چوٹ یا خراش وغیرہ لگنا۔ ہڈی کا ٹوٹنا یا اکھڑنا کسی عضو پر زیادہ دباو پڑنا۔ ایک آسن سے زیادہ دیر تک بیٹھا رہنا کسی خارجی شے مثل پتھری سُدہ کیڑے وغیرہ کے خراش سے تکلیف ہونا۔

(ب) آلات تناسل کے متعلق یہ اسباب ہیں۔ کثرت مجامعت۔ جلق۔ کم عمر میں آلات تناسل کی تحریک وغیرہ

(ج) قسم زہر کے یہ اسباب ہیں اول معدنیاتی اشیا مثلاً پارہ سیسہ۔ فاسفورس Phosphorus سنکھیا تانبہ وغیرہ سے سمیت ہونا دوئم۔ نباتی چیزوں یعنی افیون ہارسائیس۔ اسٹرکنیا وغیرہ کا کھانا۔ ملیریا کا اثر ہونا۔ نباتی مادہ کا موثر ہونا جس مادہ سے امراض حادہ پیدا ہوتے ہیں اور نہیں ادنیٰ ترپیدائشات عالم نباتات کا ظہور ہوتا ہے سوئم حیوانی سمیت جیسے سانپ کا کاٹنا۔ کینتھرائیڈیز کا اثر کرنا۔ اور دوسرے کیڑے مکوڑے وغیرہ کے سم کا موثر ہونا چہارم۔ وہ سمیت جسکی چھوت ایک سے دوسرے کو لگجائے۔ مثلاً آتشک یہ ہڈروفوبیا یعنی سگ گزیدگی۔ یعنی سرک بادہ وغیرہ

SYMPTOMATOLOGY

سمپٹم اٹالوجی یعنی علامات الامراض

علامات اُس غیر کیفیت یا حالت کا نام ہے جو مرض کے سبب سے پیدا ہو۔ اور طبیب کو اُسکا جاننا نہایت ضرور ہے کیونکہ اُسکے ذریعہ سے مرض کی جگہہ اور اصلیت اور دورہ اور انجام کا حال اور علاج کا طریق ظاہر ہوتا ہے مگر صرف علامات ہی کے جاننے سے مطلب آدا نہیں ہوسکتی بلکہ اس امر کا انکشاف بھی ضرور ہے کہ ابتدا ایک خاص علامت کی کیسی ہوئی اُسکے پیدا ہونے کی وجہ کیا ہے۔ علامات موجودہ سے پہلے کیا ہوا تھا۔ ایک علامت کا دوسرے سے کیا تعلق ہے

علامات ایک ایسی چیز ہے کہ خود مریض و دیگر اشخاص کو بھی معلوم ہو سکتی ہے لیکن مرض کے سبب سے جسمی ساختوں میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے اور اُسکے سبب سے ٹھیک حال مرض کا ظاہر ہوتا ہے وہ

نشانیاں طبیب کے سوا دوسرا آدمی نہیں سمجھہ سکتا اسیواسطے اُن خاص نشانیوں کا نام انگریزی میں سائنس Sign ہے اور جو علامات حواس خمسہ کے ذریعہ سے معلوم ہوسکے اُسکو فزیکل سائین Physical Sign کہتے ہیں۔ بعض اوقات مرض کی چند علامات کو ایک جدا مرض قرار دیتے ہیں جیسا یرقان یا آماس جسم یا بحران خون۔ مگر درحقیقت یہہ علامات ہیں جنکو دیکھکر اصل مرض دریافت کرنا چاہئے

اطبا کی اصطلاح میں علامات کے بہت سے نام رکھے گئے ہیں مثلاً جو علامت کل جسم سے تعلق رکھے اُسکو عام کہتے ہیں اور جو خاص جگہہ سے متعلق ہو اُسے خاص۔

ابجکیٹو سمٹم Objective Symptom وہ ہے جو مریض کے سوا دیگر اشخاص کو بھی معلوم ہو جیسے سوزش میں سرخی سوجن وغیرہ اور سب جکیٹو Subjective وہ ہے جو مریض خود بیان کرے اور دوسرے کو نہ معلوم ہو جیسے درد سن سناہٹ وغیرہ

ڈائرکٹ Direct یا ایڈیو پیتھک Idiopathic اُس علامت کو کہتے ہیں جو خاص مرض کی جگہہ سے تعلق رکھے۔ اور جو جائے مرض سے دور ظاہر ہو مثلاً رینل کیل کیولائی Renal Calculi یا خراش رحم میں قے ہونا تو اُسکو ان ڈائرکٹ Indirect یا سمپیتھٹک Sympathetic بولتے ہیں

جو علامت خاص مرض کے ظاہر ہونے سے پہلے نمایاں ہو جیسے سکتہ سے پیشتر سر دکھنا یا ہیضہ سے پہلے اسہال تو وہ پریمانیٹری سمٹم Premonitory S. کہلاتی ہے۔ ایک قسم کے چند مرضوں میں جس علامت کے ذریعہ سے تشخیص کیجائے اُسکا نام ڈائگناسٹک سمٹم Diagnostic S. ہے۔

جس سے انجام مرض ظاہر ہو اُسے پراگناسٹک Prognostic کہتے ہیں

جس سے اصول علاج معلوم ہو اُسے تھراپیوٹک Therapeutic بولتے ہیں

پتھاگنومونک Pathognomonic یعنی تشخیصی علامت وہ ہے جو کسی مرض کیواسطے مخصوص ہو مثلاً سیسہ کی سمیت میں مسوڑوں پر نیلی لکیر پڑنا۔

یہہ پہلے ہی لکھا گیا ہے کہ علامت کے ذریعہ سے مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے پس سر سے پاؤں تک جو اعضا ہیں اُن میں مرض کے سبب سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں اُنکا سلسلہ وار مفصل بیان کیا جاتا ہے

بشرہ

(الف) جب مریض روبرو آتا ہے تو اول نظر طبیب کی بشرہ پر پڑتی ہے اور اُس سے بہت کچھ کیفیت مرض کی معلوم ہوتی ہے مثلاً شدید تکلیف کے بعد چہرہ سے خوشی اور امید ظاہر ہو تو یہہ ایک نیک علامت ہے لیکن کسی عضو اندرونی کے مرض میں ناامیدی کے وقت یکایک درد بند ہوکر چہرہ پر بشاشت اور امید نمایاں ہو تو اُسکو خراب علامت سمجھنا چاہیے

چہرہ سے کسی قسم کی حرکت نپائی جاوے یعنی نہ ہونٹ ہلائے نہ آنکھ اُٹھائے تو یہہ کمزوری کی دلیل ہے

امراض مزمن میں بشرہ یکساں اور چمکدار رہتا ہے

اکثر شدید امراض کے شروع و تشنجی امراض و اعضاء اندرونی کی سوزش و آلات تناسل کی بیماریوں میں چہرہ سے فکر اور درد ظاہر ہوتا ہے۔ علی ہذا القیاس دل اور بڑی بڑی شرائین کی بیماری میں ناامیدی و تردد۔ ہیڈروفوبیا Hydrophobia اور چند قسم کی دیوانگی اور کسی سخت حادثہ میں وحشت۔ ڈلیریم ٹریمنس Delirium Tremens میں شک۔ مالیخولیا میں مایوسی۔ ایڈیوسی Idiocy یعنی خلقی ابھی پن ابلاپن اور بیہودہ ہنسی۔ مرگی میں بیہوشی اور سستی چہرہ پر برستی ہے دیوانگی میں ڈراونی صورت ہوتی ہے۔ مجلوق و نامرد کا چہرہ اکثر شرمناک ہوتا ہے آنکھ سے آنکھ ملا کر بات نہیں کرتے۔

موت کے قریب بشرہ سے خاص قسم کی علامات ظاہر ہوتی ہین چونکہ بقراط نے سب سے اول
اسکا بیان کیا تھا اسواسطے اسکو بقراطی بشرہ کہتے ہین اور وہ علامات یہہ ہین
چہرہ پتلا دبلا - پیشانی خشک جھریدار - آنکھین اندر کو گھسی ہوئی ہین ناک کی نوک نکلی ہوئی
کان ٹھنڈے - ہونٹ لٹکے ہوئے - گال پچکے ہوئے - ٹھوڑی سخت جھریدار - جلد کا رنگ سیاہی
مائل - ناک کے بال اور پلکون مین سفید زردی مائل ذرے لگے ہوئے ہوتے ہین
علاوہ قریب المرگ ہونیکے یکایک دہشت رنج وغم فکر بہت دنون کی بیخوابی مین بھی یہہ کیفیت
ہوسکتی ہے لیکن چاہیے جس حالت مین ہو ضرور یہہ علامت خراب ہے

(ب) چہرہ کی رنگت - چہرہ کا رنگ انیمیا مین پھیکا - امراض سوزشی خصوصاً نیمونیہ
مین سرخ - سرطان مین متفکر اور نیلاہٹ لیے ہوئے سیسہ دہات کے رنگ کی مطابق آتشک
مین مٹیالا یرقان مین زرد - طحال کے بڑھنے مین میلا پھیکا ہیضہ و دم گھٹنے مین نیلا ہوتا ہے
جو عورتین کثرت طمث یا سیلان رحم کے عارضہ مین مبتلا ہوتی ہین اُن کی آنکھ کے چوگرد ایک
سیاہ حلقہ پڑجاتا ہے - مرگی کی باری آنے سے پہلے چہرہ کا رنگ بیگنی ہوجاتا ہے - سل مین
بخار کے وقت گالون پر سرخ دہبے نظر آتے ہین جنکو انگریزی مین ہکٹک فلش
Hectic Flush کہتے ہین

(ج) آنکھ کی علامات - آنکھ کے پپوٹے گردہ کی بیماریون و سرخ بادہ مین یا خاص اُن مین
ہی مرض ہو تو سوج جاتے ہین - فالج ہونیکے باعث گرجاتے ہین - بار گوئٹہ و کوریا مین پھڑکتے ہین
کرہ چشم مین اجتماع خون ہو یا اُسکے پیچھے کوئی رسولی ہو تو ابھرا ہوا ہوتا ہے۔
ہیضہ وسل و بہت دن تک فاقہ کشی و جسم کے تحلیل کرنے والے امراض مین آنکھ بیٹھ جاتی ہے
کلوروفارم Chloroform کے نشہ مین اور مصروع کی آنکھون کے ڈیلون کو چھوئین تو مریض
کو کچھ نہین معلوم ہوتا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسکے کل اعضا کی حس جاتی رہی ہے -

لڑکون کے دماغ مین خراش ہو تو کرہ چشم گھومتا ہے یا ایک طرف کو کھنچ جاتا ہے - اگر دماغ
کی سوزش و سکتہ مین ایسا ہو تو ایک خراب علامت ہے مگر پیدایشی ہو یا عادت کے سبب سے تو کچھ
مضایقہ نہین ہے

مقامی سوزش یا دماغی سوزش یا زکام مین انکھ سرخ ہوتی ہے یرقان مین زرد - یا یُریمیا
Uremia مین نیلاہٹ لئے ہوئے - گردہ کی بیماری مین آماسیدہ

شدید وبائی امراض و عصبی کمزوری مین آنکھ کی روشنی یعنی تیزی کم ہو جاتی ہے - اور شدید لیوا
و ہذیان مین زیادہ - بڑے آدمیون کی کارنیا Cornea کے کنارہ پر چربی کے سبب سے خاکستری رنگ
کا باریک حلقہ ہوتا ہے جسکو انگریزی مین آرکس سنائیلس Arcus Senilis کہتے ہین

جب غش آنیوالا ہو یا مرنے سے پہلے - دھندلا دکھائی دیتا ہے - افیون - کیلابار بین -
Calabar Bean سینگیا بش کے زہر اور سوزش دماغ مین تیلیان سکڑ جاتی ہین -

موتیا بند ایموروسس Amaurosis سکتہ کے درجہ اخیر - ہیڈروکیفلس
Hydrocephalus بلاڈونا Belladonna ہیڈروسیانک ایسڈ
Hydrocyanic Acid و دھتورے کے زہر مین تیلیان پھیل جاتی ہین

دونون انکھون کی تیلیان علاوہ مقامی سبب کے امراض دماغی مین بھی برابر نہین رہتین

بے حس ہو جانا کارنیا کا کوما Coma کی علامت ہے

علاوہ امراض چشم کے سوزش دماغ و بادگولہ مین بھی انکھ کی حس زیادہ ہونیکے سبب روشنی
کی برداشت نہین ہوتی جسے انگریزی مین فوٹوفوبیا Photophobia کہتے ہین

انیمیا اور چند دماغی امراض مین کبھی آدمی احول ہو جاتا ہے - کبھی پوری چیز آدھی دکھائی دیتی
ہے - گاہے چنگاریان یا شعلے چمکتے ہوئے یا سیاہ سیاہ بھنگے سے اڑتے ہوئے انکھ کے سامنے
معلوم ہوتے ہین -

(۴) ناک کی علامات پالی پس Polypus یعنی ناکڑا - بیپس و آتشکی زخم ہونے کے باعث ناک سے ایک قسم کی بدبودار رطوبت نکلتی ہے اور امراض دماغ - بخار - خون رقیق ہونے یا کبھی بہت کہانسنے سے نکسیر پھوٹ سکتی ہے

(۵) کان کی علامات - سماعت کی تیزی قبل از ہذیان - کراز و مرگی مین ہوتی ہے - اور ضعف سماعت دائمی بخار و ٹائیفوئیڈ فیور مین

شدید سوزش دماغ - و ضعف دماغ و بار گولہ مین بعض وقت سخت آواز بری معلوم ہوتی ہے دماغ کے اجتماع خون - عصبی کمزوری - زیادتی فکر - اور کونین زیادہ کہانے سے مختلف قسم کے شور و غل یا باجا سا بجنے کی آواز کان مین آتی ہے - اور جو ضعیف آدمی ہوا خوری نہین کرتے یا مستورات جو امراض رحم و کمی خون مین مبتلا ہین انکو بھی اکثر یہہ شکایت ہوتی ہے

مریض کے لیٹنے اور بیٹھنے کی وضع

مریض کے لیٹنے اور بیٹھنے اور خاص کر کروٹ لینے سے بھی بہت کچھ کیفیت مرض کی معلوم ہوتی ہے مثلاً شدید بخار و دیگر کمزوری کی بیماریون مین مریض نڈھال و بے بس ہو کر چت پڑا رہتا ہے جب امراض قلب و شش کے سبب تنفس مین وقت ہوتی ہے تو مریض لیٹ نہین سکتا تکیہ کے سہارے سے یا سیدہا بیٹھا رہتا ہے اور کبھی سامنے کو جھکا ہوا یعنی اوندہا بیٹھ کر سانس لیتا ہے - شدید وجع مفاصل اور فالج مین اوٹھنا اور کروٹ بدلنا درکنار مریض کو حرکت کرنے کی بھی طاقت نہین رہتی امراض صدر مین جب پھیپڑہ کی ساخت بگڑ گئی ہو تو ایک ہی کروٹ پر جدہر ہو بیماری ہوتی ہے مریض پڑا رہتا ہے لیکن درد شدید ہو تو یہہ بات نہین ہوتی - اور بعض امراض شکم مثلاً پریٹونائٹس Peritonitis مین بیمار چت لیٹ کر پاؤن کو سکیڑ لیتا ہے

جب مریض قریب المرگ ہو تو چت پڑا رہتا ہے اور پیٹھ چارپائی سے لگجاتی ہے

حالت جسم

عضلات کی مضبوطی جسمی طاقت کی علامت ہے اور اُن کا تحلیل ہونا مرض کی۔

جب جسمی بیماری ہوتی ہے یا کسی رطوبت کا زیادہ اخراج ہوتا ہے (جیسے عورتون کا بہت دیر تک دودہ پلانا۔ یا سوزاک کی رطوبت یا منی کا بکثرت نکلنا) تو آدمی دبلا ہوجاتا ہے

جب عضلات کا تحلیل ہونا بند ہوجائے اور طاقت آنا شروع ہو تو اسکو نیک علامت سمجھنی چاہئے لیکن بغیر تبدیلی معمولی عادت کے یکایک موٹا ہونا اچھا نہین ہے کیونکہ ایسی فربہی اکثر سکتہ کی علامات مستذرہ سے ہوسکتی ہے

امراض قلب و سوزش دہگر مین ہاتھ پاؤن سوج جاتے ہین اور انیمیا مین صرف پاؤن

کیفیت جلد

جلد سے چونکہ ابخرات نکلتے رہتے ہین اس سبب سے حرارت غریزی کے یکسان رکہنے کا ایک ذریعہ یہہ بھی ہے

چوبیس گھنٹے مین ایک جوان آدمی کے جسم سے قریب تیس کے اونس Ounce کے ابخرات نکلتے ہین اگر اس سے کمی ہو تو جلد خشک رہتی ہے اور زیادتی ہو تو بوجہ پسینہ کے مرطوب۔

جلد کے رنگ کی تبدیلی بسبب امراض جلد و بثور دار بیماریون کے جو ہوتی ہے اُسکا بیان امراض کے ساتھ ہوگا۔ لیکن خشکی۔ نمی۔ سردی۔ گرمی۔ جلد کی اِن چار کیفیتون کا بیان ذکر کیا جاوے گا

(الف) خشکی۔ جب خون کا سیال حصہ اور خارج کرنیوالے اعضا کے ذریعہ سے نکل آتا ہے جیسا اسہال۔ ذیابطس۔ ہیضہ۔ استسقا۔ وغیرہ مین تو جلد خشک رہتی ہے۔ اور بخار کی سردی و گرمی کی حالت اور بعض مقام کی سوزش حاد مین بھی ایسا ہی ہوتا ہے

(ب) نمی۔ جلد پر نمی بوجہ پسینہ کے ہوتی ہے اور پسینہ کی کیفیت مختلف ہے۔ مثلاً عام

بخاروں میں جو پسینہ ہوتا ہے وہ مشہور بات ہے۔ تپ دق میں بھی پسینہ بکثرت نکلتا ہے اور
چونکہ اس سے کمزوری پیدا ہوتی ہے اس سبب سے اسکو انگریزی میں کالی کواٹیو
Colliquative کہتے ہیں۔ شدید وجع مفاصل میں جو عرق خارج ہوتا ہے وہ ترش
ہوتا ہے کیپلری سلس Capillary cells کی کمزوری کے سبب سے [illegible] سرخ
پسینہ جسم پر آتا ہے

(ج) سردی۔ یہ قاعدہ ہے کہ بوجہ کمزوری کے جسمی حرارت ضرور کم ہو جاتی ہے
جب بدن ٹھنڈا ہو جائے اور سرد پسینہ نکلنے لگے جیسا اکثر ہیضہ میں ہوتا ہے یا ہاتھ پاؤں نہایت
سرد ہوں اور مریض جسم کے اندر گرمی بتلائے اور بیچین اور متفکر نظر آئے تو سمجھنا چاہیے
کہ اب موت نزدیک ہے

(د) حرارت۔ بہت سے امراض کی حقیقت حرارت جسمی کے جاننے سے معلوم ہوتی ہے
مگر ہاتھ لگانے سے ٹھیک اندازہ ظاہر نہیں ہو سکتا اسواسطے ایک آلہ بنایا گیا ہے جسکے ذریعے سے
قرار واقعی کمی بیشی حرارت کی دریافت ہو سکے جسکو کلینیکل تھرمامیٹر یعنی آلہ دریافت حرارت غریزی
Clinical Thermometer کہتے ہیں
تھرمامیٹر مختلف قسم کا ہوتا ہے یعنی کامن تھرمامیٹر Common و سلف رجسٹرنگ تھرمامیٹر
Self Registering وغیرہ مگر سب سے عمدہ سلف رجسٹرنگ کلینیکل تھرمامیٹر ود تھ
میگنیفائڈ انڈیکس ہوتا ہے جسکی تصویر یہ ہے

Self Registering Clinical Thermometer
with magnified Index.
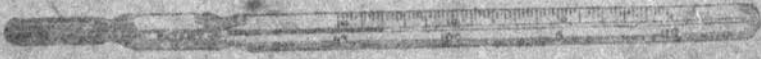
یہہ تھرمامیٹر دوسری قسم سے بہت بہتر ہے کیونکہ کامن یعنے عام تھرمامیٹر مین غلطی رہنے کا احتمال ہو سکتا
ہے کسواسطے کہ جب اسکو جسم سے علیحدہ کرتے ہین تو پارہ گھٹ جاتا ہے اور ٹھیک درجہ گرمی کا نہین
معلوم ہوتا۔ مگر سلف رجسٹرنگ مین جسمی حرارت کے سبب جب پارہ اوپر چڑہتا ہے تو انڈکس کی
نوک وہین رہتی ہے جہانتک حرارت کے ذریعہ سے پارہ اور پارہ کی وساطت سے وہ اوپر پہنچگئی تہی
دوسرے کامن تھرمامیٹر مین یہہ دقت ہے کہ کامن تھرمامیٹر کو جسم کے ساتھہ لگے ہونے کی حالت
مین دیکھنا پڑتا ہے اور دوسرے کو جسم سے علیحدہ کرکے روشنی مین لیجاکر دیکھ سکتے ہین
علاوہ برین بوجہ میگنیفائیڈ ہونیکے ذرا سے ہلانے سے انڈکس ایسا موٹا نظر آتا ہے کہ چراغ کی روشنی
مین بہی دیکھا جائے تو کچھہ مشکل نہین ہوتی

جب تھرمامیٹر لگانا منظور ہو تو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ تھرمامیٹر صحیح اور ایسا ہو کہ کم سے
کم نوّے [۹۰] اور زیادہ سے زیادہ ایکسو دس [۱۱۰] درجہ حرارت کا معلوم ہوسکے

سب سے عمدہ تھرمامیٹر لگانیکا مقام بغل ہے لیکن بوقت ضرورت منہہ ۔ بن ران ۔ وجینا یا مقعد
کے اندر بہی لگا سکتے ہین ۔ اور مرض ذات الریہ مین عضو ماؤف کے طرف کی جلد کے اوپر ۔

تھرمامیٹر لگانیکا طریقہ ۔ اگر ممکن ہو تو قبل از لگانے آلہ مذکور کے ایک گھنٹہ تک مریض کو
لٹائے رکھین پہر موسم یا ملک سرد ہو تو تھرمامیٹر کو ہاتھ سے ملکر اتنا گرم کرلین کہ پارہ چورانوّے [۹۴]
درجہ تک پہنچ جائے اور اگر موسم یا ملک گرم ہو تو ٹھنڈے پانی مین اتنی دیر ڈبو دین کہ پارہ زیادہ
چڑہا ہو تو نیچے اتر آئے بعدازان جہان لگانا منظور ہو وہان لگائین اور کم سے کم پانچ منٹ
اور ضرورت ہو تو چوبیس [۲۴] منٹ تک + لگا رہنے دین بعد پانچ منٹ کے اگر عام تھرمامیٹر ہے تو دونون
لگی ہوئی حالت مین دیکھ لین کہ پارہ کس درجہ تک چڑہا ہے اور اگر سلف رجسٹرنگ ہو تو روشنی
مین لیجاکر معائنہ کرین کہ انڈکس کے اوپر کی نوک کونسے خط پر ہے پہر اسکو درجہ حرارت جسمی کا

+ ۲۴ منٹ تک لگانے کی بہت کم ضرورت پڑتی ہے

سمجھین۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ بہت گرم ملکون مین جہانکی حرارت ۱۰۶ اندرجہ سے زیادہ ہوتی ہے باہر نکالکر دیکھنا مناسب نہین ہے کیونکہ حرارت ملکی سے انڈکس کے اوپر چڑھ جانیکا اندیشہ ہے

تھرما میٹر کے استعمال کیوقت اس امر کا ضرور خیال رکھنا چاہیے کہ پارہ جلد چڑھتا یا دیر مین کہ یہہ بھی اظہار حرارت کا معین ہے۔ نیز لبعد ملاحظہ تھرما میٹر کا انڈکس بکمال احتیاط جھٹک کر نیچے اوتار دینا چاہیے لیکن اگر اوسکے استعمال کی ضرورت دوسرے مریض پر ہو یا ہر ایک مریض کے لیے علیحدہ علیحدہ تھرما میٹر ہون تو اوسی جگہہ قایم کرین تاکہ دوسرے وقت لگانیکی حالت مین پہلی حرارت کی یاد ہو اوٹی کا باعث ہو بعدہٗ اوتار کر لگانا چاہیے ہنگام استعمال تھرما میٹر کے اگر متعدد تھرما میٹر موجود نہون تو اسکی بہت احتیاط کرنی چاہیے کہ بغیر دہوئے دافع عفونت دوا کے اوسکو دوسرے مریض پر نہ لگاوین کہ اندیشہ مرض کے تعدی کا ہے

اکثر امراض خصوصاً بخارون مین جب تک بذریعہ آلہ مذکور حرارت جسمی نہ دریافت کیجاے اسوقت تک ٹھیک حال مرض کا نہین معلوم ہو سکتا لیکن یہہ ممکن نہین ہے کہ صرف ایک دفعہ تھرما میٹر لگا کر مرض کی بابت رائے دیجاسکے بلکہ اس امر کی تحقیق کے لیے کئی بار یہہ عمل کرنا چاہیے اور ہمیشہ صبح و شام اور زیادہ ضرورت ہو تو دن مین چند بار اسیطرح حرارت جسمی معلوم کرنا مناسب ہے

حالت صحت مین جسمی حرارت ۹۷.۳ سے ۹۹.۵ یا شوفا اور اوسط ۹۸.۴ تک ہوتی ہے لیکن اس سے کم و بیش ہو اور دیر تک قائم رہے تو سمجھنا چاہیے کہ ضرور کچھہ نہ کچھہ فتور ہے مگر ایک بات اور بھی ہے کہ جسم کے ہر مقام۔ ہر عمر۔ ہر ملک۔ ہر وقت۔ ہر حالت مین حرارت یکسان نہین ہو سکتی چنانچہ منھہ اور مقعد کی حرارت بہ نسبت بیرونی جگہہ کے زیادہ ہوتی ہے اور پوشیدہ جگہہ کی بہ نسبت کھلی جگہہ کے۔ سینہ کی بہ نسبت ہاتھ پاؤن کے بچون مین بہ نسبت نوجوان و جوان اشخاص کے اور کہتے ہین کہ بہ نسبت جوانی کے بڑھاپے مین حرارت زیادہ ہوجاتی ہے

صبح سے شام تک حرارت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور شام سے صبح تک کم یعنی چوبیس گھنٹہ میں قریباً
ڈیڑہ ڈگری کے چڑہاؤ اتار ہوتا ہے

گرم ملکوں میں بہ نسبت سرد ملکوں کے حرارت زیادہ ہوتی ہے یعنی ننانوے درجے تک پہنچ جاتی ہے
گرم پانی سے غسل یا ورزش کرنے سے حرارت بڑہجاتی ہے اور سرد پانی سے نہانے یا کسی مقام پر سردی
پہنچانے یا تھوڑی دیر تک خوب شکم سیر ہو کر کھانیکے بعد یا بہت زیادہ دماغی محنت کرنے سے کم ہو جاتی ہے
پہلے ہی لکھا گیا ہے کہ حالت مرض میں حرارت کی کمی بیشی ہو جاتی ہے چنانچہ جب حرارت کی زیادتی ہوتی
ہے تو اُسکے ساتھ خون میں خارجی اشیا بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اگر انکو بذریعہ بول یا براز یا پسینہ
وغیرہ کے نکالا جائے تو دفعتاً کسی راہ سے خارج ہوتی ہیں جسکو انگریزی میں کریٹکل ڈسچارج
Critical Discharge کہتے ہیں اور اسطرح بہت زیادہ اخراج ہونیسے اکثر مریض مرجاتا ہے۔
بخار میں حرارت زیادہ ہونا اسکی یقینی علامت ہے۔ پس اگر سو یا ایکسو ایک درجہ تک بڑہ جائے
تو جاننا چاہیے کہ بخار ہلکا ہے ایکسو پانچ درجہ تک ہو تو شدید۔ ایکسو چھ سے ایکسو سات درجے ہو تو خطرناک
اگر اس سے بھی اوپر ہو یعنی ایکسو دس سے ایکسو بارہ تک تو مریض کے بچنے کی امید ہی نہیں رہتی اور موت
قریب آ بھی جاتی ہے اور یہہ کیفیت خاصکر ان مرضوں میں معلوم ہوتی ہے ٹائیفس فیور۔ ٹائیفائیڈ فیور
اسکارلٹ فیور Scarlet یا چیچک۔ وجع مفاصل۔ پائیمیا۔ ذات الریہ۔
حرارت کے ذریعہ سے انٹرک فیور کی بہت ٹھیک تشخیص ہو جاتی ہے کیونکہ بخار ہلکا ہے تو دوسرے ہفتہ
کے شروع میں ۱۰۲ یا ۱۰۳ درجے تک بارہ ہوتا ہے اور شدید میں ۱۰۵ درجے تک اگر شام کیوقت درجہ
ہائے مذکورہ سے حرارت کم ہو جائے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ انٹرک فیور نہیں ہے لیکن تیسرے ہفتہ کے آخر میں
حرارت کم ہونا افاقہ کی علامت ہے اور زیادہ ہونا خرابی کی۔ باقی حال حرارت انٹرک فیور کے بیان
میں شرح درج ہے۔ اگر منہہ سے خون آئے لیکن حرارت جسمی زیادہ نہو تو ظاہر ہوتا ہے کہ پھیپھڑے میں
سوزش نہیں ہوئی ہے

مرض سل میں حرارت کی زیادتی اُسوقت ہوتی ہے جب پھیپھڑوں میں مواد پکنا اور اطراف میں سوزش ہوتی ہے

بخار میں کوئی اور مرض شامل ہو جائے تو حد معینہ سے زیادہ حرارت بڑھ جاتی ہے

بعض امراض بظاہر شدید نہیں ہوتے مگر تھرمامیٹر لگانے سے جب زیادتی حرارت کی ثابت ہوتی ہے تو انکی شدت ظاہر ہو جاتی ہے

اکثر پوشیدہ بیماریوں کا اظہار اس آلہ کے ذریعہ سے ہو جاتا ہے مثلاً پاگل آدمی جو اپنی بیماری نہیں بتا سکتے انکو سل وغیرہ کا عارضہ ہو تو تھرمامیٹر لگانے سے معلوم ہو جاتا ہے بچوں میں بعض وقت ایسی خراب علامات نظر آتی ہیں جنکو دیکھکر انکے والدین نہایت متردد ہوتے ہیں مگر تھرمامیٹر لگانے سے انکشاف حقیقت ہو جاتا ہے ۔ اور دراصل کوئی مرض شدید ہو تو چاہے جیسی علامات خراب ہوں مگر فکر جاتا رہتا ہے ۔

غرضکہ جو اطبا تھرمامیٹر کے استعمال کرنیکے عادی ہیں انکو امراض کی تشخیص و انجام کے معلوم کرنے میں بذریعہ اس آلہ کے بہت کچھ مدد ملتی ہے

جیسے حرارت کی زیادتی سے بیماری کا حال معلوم ہوتا ہے ویسا ہی کمی سے چنانچہ جب بیماری میں افاقہ ہوتا ہے تو روز بروز صبح کی نسبت شام کو حرارت کم ہوتی جاتی ہے

نگاہداشت کی حالت میں بھی ضرور اکثر تھرمامیٹر لگانا چاہیے کیونکہ جب بیماری عود کرآتی ہے تو حرارت بڑھ جاتی ہے

کولیپس Collapse و مرض امراض میں یکایک جسمی حرارت کم ہو جاتی ہے اور ایسا ہی کبھی کبھی ریمٹنٹ فیور اور انٹرمیٹنٹ فیور میں بھی ہوتا ہے جسے سیٹ انکے کہتے ہیں ۔

حرارت جسمی جو زیادتی پر ہو اسکا کم ہونا صحت کی دلیل ہے لیکن حرارت جسمی کم اور نبض کی تیزی ہو تو یہ علامت خراب ہے ۔ ہاں سوزشی علامات کم ہو جاویں اور دیگر حالات دیکھنے سے تخفیف نظر آئے اور اسکے ساتھ حرارت جسمی بھی کم ہو تو اسکو نیک انجام سمجھنا چاہیے

حرارت جسمی کا نبض کے ساتھ جو تعلق ہے اوس بارہ میں کہتے ہیں کہ ۹۸ درجے سے آگے ایک درجہ حرارت بڑھنے سے نبض بھی فی منٹ دس ضربہ بڑھ جاتی ہے مثلاً ۹۸ درجے پر نبض ۷۰ ہو تو ۹۹ پر ۸۰ ۔ ۱۰۰ پر ۹۰ علی ہذا القیاس ۱۰۴ درجے پر ۱۴۰ ہوتی ہے

علامات متعلقہ نظام عصبی

چونکہ علامات متعلقہ نظام عصبی کا جاننا ضرور ہے اسواسطے انکو پانچ قسم پر منقسم کرکے بیان کیا جاتا ہے یعنی اول حس - دوئم حرکت - سوئم دردسر - چہارم دوران سر - پنجم عصبی درد

ا - حس - مرض کے سبب سے کبھی حس کم ہو جاتی ہے اور کبھی زیادہ بدین وجہ دو فقرون مین اُسکا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے

(الف) جب حس زیادہ ہو جائے تو اُسکو انگریزی مین ہائی پراستھیسیا Hyperaesthesia کہتے ہین - اور زیادتی حس سے جو تکلیف پیدا ہوتی ہے اُسکا نام درد ہے جسکو یقیناً سب جانتے ہین درد بسبب خراش کے یا عصبی تحریک کی زیادتی - سوزش - کمزوری - اور سردی سے ہوتا ہے اور اسکی بہت سی قسم ہین - مثلاً خفیف ہوتا ہے - یا شدید - یا میٹھا میٹھا - یا گرانی سی معلوم ہوتی ہے - یا ایکھنگ Aching یعنی دکھنے کا جیسا مزمن سوزش مین یا چبانے کی سی کیفیت درد مین معلوم ہوتی ہے جیسے پری استائیٹس Periostitis مزمن و وجع مفاصل مین یا مروڑے کا یعنی تشنجی درد ہوتا ہے جیسا پیچش مین - کبھی چھری سے کاٹنے یا نشتر چبونے کے مانند ہوتا ہے جیسا سرطان مین - گاہے چمک کا - گاہے جلن کا - بعض وقت ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کچلنے سے - بعض دفعہ درد یکایک ہو کر جاتا رہتا ہے - اور پھر ہونے لگتا ہے یعنی وقفہ سے ہوتا ہے کبھی برابر یکسان قایم رہتا ہے کبھی ٹپک ہوتی ہے جیسا پیپ پڑنے سے عضو کے تناؤ سے جو درد ہوتا ہے اُسمین مریض کہتا ہے کہ عضو پھٹا جاتا ہے

اگرچہ ہر مرض مین جداگانہ قسم کا درد ہوتا ہے جیسا بیان ہوا لیکن ایک ہی عارضہ مختلف عضو مین ہونے سے بھی درد مختلف قسم کا ہوتا ہے مثلاً سرطان مین Scirrhus اور سائینوڈیل مرض مین

Synovial membrane مین سوزش ہونے سے بہت شدید وتیز درد ہوتا ہے
میوکس ممبرین Mucous M یا عضو کی ساخت کی سوزش مین درد دھیما اور بوجھ سا معلوم ہوتا ہے
جلد کی سوزش مین جلن وجھنجھناہٹ ہوتی ہے
علاوہ اقسام مذکورہ کے درد کی اور بھی چند قسمین ہین مثلاً بعض درد ایکہی جگہہ قایم رہتا ہے اور
بعض جا بجا پھیلتا ہے۔ اکثر حالتون مین خاص مقام مرض مین درد معلوم ہوتا ہے۔ بعض دفعہ
مرض کہین ہوتا ہے اور درد کہین جیسا جگر مین سوزش ہونے سے داہنے شانہ مین۔ شانہ مین تحریک
ہونے کے قصبے مین۔ کسی درد مین دبانے سے زیادتی ہوتی ہے جیسا سوزشی مین۔ اور کسی
مین افاقہ ہوتا ہے جیسا عصبی درد مثلاً قولنج مین
(ب) جب حس کی کمی ہوجاتی ہے تو اسکو انگریزی مین انستھیسیا Anaesthesia
کہتے ہین اگر یہ کیفیت خفیف ہو جیسا ایک وضع پر بیٹھے رہنے سے بعض مقام سن ہوجاتا ہے جسکو
عوام مین سو جانا کہتے ہین تو کچھہ مضائقہ نہین مگر بالکل بے حسی امراض دماغ بیہوشی وکمزوری کی
حالت مین بھی ہوتی ہے جب کسی عصب پر دباؤ پہنچے تو جہان جہان اُس عصب کی شاخین پھیلتی
ہین وہ مقام ایسا بے حس ہوجاتا ہے کہ چٹکی لینے یا سوئی چبانے بعض وقت تار برقی لگانے سے بھی
کچھہ نہین معلوم ہوتا
۲ ۔ حرکت ۔ (الف) چونکہ دماغ وحرام مغز سے حس وحرکت کے اعصاب نکلتے ہین
بدین سبب جب مقامات مذکورہ مین کوئی مرض ہوتا ہے تو حس یا حرکت یا دونون طاقت کم یا بالکل
زائل ہوجاتی ہین جسے پیرالیسس Paralysis یعنی فالج کہتے ہین
فالج دو قسم کا ہوتا ہے ایک کامل جسمین حس اور حرکت کی طاقت جاتی رہتی ہے۔ دوسرا ناکامل
جسمین صرف ایک طاقت یعنی حس یا حرکت زائل ہوتی ہے
کبھی کل جسم کا فالج ہوجاتا ہے جس سے آدمی فوراً مرجاتا ہے اور گاہے نصف جسم کا طول مین جو

ہمی پلیجیا Hemiplegia کہلاتا ہے یا زیرین نصف جسم کا بجانب عرض مین جسے پارا پلیجیا Paraplegia کہتے ہین

علاوہ برین مختلف مقامات کے لحاظ سے فالج کا جدا جدا نام مقرر کیا گیا ہے مثلاً چہرہ کے فالج کو فارسی مین لقوہ۔ رٹینا Retina یعنی آنکھ کے پردہ شبکیہ کی حس جاتی رہے اور روشنی کا اثر اسپر نہو تو انگریزی مین اماسکو امیوروسس Amaurosis آنکھ کے بالائی پپوٹہ کا فالج ہو تو ٹوسس Ptosis کہتے ہین

کبھی اور طرح پر بھی فالج کا نام رکھا جاتا ہے مثلاً کسی جگہ کی خراش کے باعث سے فالج ہو جائے جیسا کرم امعا کے سبب بعض لڑکون کا پاؤن رہجاتا ہے تو اسکو ریفلکس پرالیسس Reflex P. Paralysis بولتے ہین۔ یا جب جسم مین دو جگہہ دو جانب فالج ہو یعنی دایان ہاتھ مفلوج ہو اور بایان پاؤن تو وہ کراس پرالیسس Cross Paralysis کہلاتا ہے

(ب) حرکت کی زیادتی یعنی بے اختیاری حرکت کو تشنج کہتے ہین یہہ دو قسم کا ہے ایک ٹانک دوسرا کلونک

ٹانک اسپازم Tonic Spasm وہ ہے جب بغیر بیہوشی کے آہستہ آہستہ سختی کے ساتھ تشنج ہوکر دیر تک قایم رہے اور پھر رفتہ رفتہ ڈھیلا پن ہو جائے اس قسم کا تشنج عام جسم مین بھی ہوتا ہے اور خاص جگہہ مین بھی

مرض کزاز مین عضلات پشت کا تشنج ہونے سے جسم پیچھے کو مثل کمان کے کھنچ جائے تو اُس حالت کو اوپس تھاٹونس Opisthotonos بولتے ہین

سامنے کے عضلات کھچین تو امپرس تھاٹونس Emprosthotonos پہلو کی جانب کھچاؤ ہو تو پلورس تھاٹونس Pleurosthotonos کہتے ہین

کلونک اسپازم Clonic S. مین جلد جلد تشنج ہوتا ہے جسکی نظیر مرگی یا کنولشنس

Convulsions یعنی ام الصبیان ہے

اس قسم کا تشنج نصف جسم مین بھی ہوتا ہے اور خاص خاص عضلات مین بھی جب بخار کی کمزوری مین اس تشنج کے سبب ہاتھ پاؤن کے عضلات کانپنے سے اونکی ٹنڈن پھڑکین تو اسکو سبسلٹس ٹنڈنیم Subsultus Tendinum کہتے ہین

غایت درجہ کی ضعیفی کمزوری مین ایک قسم کا تشنج ہوتا ہے اسمین مریض بستر چنتا ہے یا اپنا منھ اور ناک نوچتا ہے

مرض کوریا Chorea مین بھی ایک غیر منتظم غیر اختیاری تشنج ہوتا ہے جو کورک اسپازم Choreic S کہلاتا ہے

۴۲۔ دردسر ۔ دردسر بہت سے مرضون کی علامت ہے۔ یہہ چار قسم کا ہوتا ہے آرگینک ۔ پلے تھورک ۔ بلیئس ۔ نروس

(الف) آرگینک Organic دردسر وہ ہے جو بوجہ مرض دماغ شدت کیساتھ ہوتا ہے اور ایک ہی جگہہ قایم رہتا ہے ۔ گرمی و شور و غل و درسر اٹھانے سے اسکی زیادتی ہوتی ہے مریض قے کرتا ہے پایخانہ قبض سے آتا ہے

(ب) پلے تھورک Plethoric دردسر دماغ میں اجتماع خون ہونیسے ہوتا اسمین مثل آرگینک کے درد کی شدت نہین ہوتی لیکن سر مین گرانی اور کان مین شریانی تڑپ معلوم ہوتی ہے اور سر نیچا کرنے سے بھاری معلوم ہوتا ہے

(ج) بلیئس Billious یعنی صفراوی دردسر بدہضمی ضعف شدہ نظر مسس وغیرہ مین ہوتا ہے

غذا کی بدپرہیزی کے سبب سے بھی اس قسم کا درد ہوتا ہے مگر تھوڑی دیر کیلئے ۔ رات کو نیند نہین آتی اور اکثر صبح کو زیادہ ہوتا ہے

جو عورتین بچون کو زیادہ عرصہ تک دودھ پلانے سے کمزور ہو جاتی ہین انکو جو صفراوی درد

نوبتی طور سے ہوتا ہے اُسکو زبان فرنچ مین میگرین Migraine یا مگرین Magrim کہتے ہین اسکی یہہ علامات ہوتی ہین - آنکھون کے روبرو شعلہ سا چمکتا ہوا معلوم ہونا - ایک یا دو نو بہون کنپٹی اور آنکھہ مین درد ہونا - نہایت درجہ کی سستی - آخر مین قے ہوکر سو جانا - بعد جاگنے کے آرام معلوم ہوتا

(۵) نرولجیا Neuralgia یعنی عصبی درد سر بھی کمزوری یا خرابی خون یا سیلان خون یا کرم و ندان وغیرہ کی وجہ سے نوبت کے ساتھہ ہوتا ہے

کہتے ہین کہ عصبی درد سر دبانے یا سر کے ہلانے سے زیادہ نہین ہوتا اور اکثر سر کے ایک ہی جانب ہوتا ہے

(۵) علاوہ اقسام مذکورہ بالا کے اور بھی کئی سبب سے درد سر پیدا ہوتا ہے مثلاً وجع مفاصل کے سبب سے دبانے اور ہلانے سے زیادہ ہوتا ہے اور اُسمین سر کے جنبش دینے والے عضلات سخت ہوجاتے ہین

آتشک کے باعث سے بھی درد ہوتا ہے جو ایک ہی جگہہ قایم رہتا ہے اور ہلانے سے نہین مگر دبانے سے زیادہ ہوتا ہے

مرض باؤ گولہ مین سر کے کسی خاص مقام پر ایسا درد ہوتا ہے جیسے سر مین کوئی کیل ٹھوکتا ہے جس کو کلیوس ہسٹریکس Clavus Hystericus کہتے ہین

۴ - دوران سر - دوران سر کو انگریزی مین ورٹیگو Vertigo کہتے ہین اور یہہ اکثر درد سر کے پہلے ہوتا ہے

جب دوران سر شروع ہو تو مریض کو سب چیز گھومتی ہوئی معلوم ہوتی ہے - اپنے کو سنبھال نہین سکتا اور جو چیز نزدیک ہوتی ہے اُسکو پکڑ کر گرنے سے بچنا چاہتا ہے یا یکایک بیٹھہ جاتا ہے اس کیفیت کے قیام اور صورت تخفیف مین اختلاف ہے - کبھی تو آنکھہ بند کرنے سے مریض کو آرام

ہوجاتا ہے اور کبھی زیادتی ہوتی ہے

بعض آدمی کو دوران نوبتی ہوتا ہے بعض کو ہمیشہ رہتا ہے اور سر ہلانے سے یا ویسے ہی بیٹھے بیٹھے گھومیر آجاتی ہے

یہ عارضہ جسمی کمزوری۔ بخار کے بعد کی نقاہت۔ بدہضمی۔ امراض قلب۔ البومی نوریا وغیرہ کے سبب سے ہو تو خفیف ہوتا ہے مگر جب شدید بار بار ہو تو دماغ کے کسی مرض کا شبہ کیا جاتا ہے

۵۔ **عصبی درد** ۔ سابق میں صرف عصبی درد کا بیان کیا گیا ہے مگر اس قسم کا درد مختلف مقامات میں مختلف کیفیت کے ساتھ ہوتا ہے اسکو انگریزی اصطلاح میں نیورالجیا Neuralgia کہتے ہیں عصبی درد میں ٹیس یا چیک ہوتی ہے گرمی۔ سوجن یا شریانی تڑپ نہیں معلوم ہوتی۔ اور اس قسم کا درد خاص کسی عصب یا اسکی شاخوں میں بہت شدید نوبت کے ساتھ ہوتا رہتا ہے جب عصب کے پانچویں جوڑے میں درد ہو تو اسے فیشیل نیورالجیا Facial یعنی چہرہ کا عصبی درد کہتے ہیں۔ سائٹک نرو Sciatic میں ہو تو سائٹیکا Sciatica یعنی عرق النسا سوء ہضم یا زخم معدہ یا سرطان معدہ کے سبب معدہ کے اعصاب میں تشنجی درد ہو تو گیسٹروڈینیا Gastrodynia بولتے ہیں اور بہت چلانے یا وعظ کرنے سے جو ایک درد مسکر ہو جاتا ہے وہ بھی اسی میں داخل ہے

عورتوں کو بسبب خراش رحم وضعیتہ الرحم ایام حیض میں جو پستان کے عصب میں درد ہوتا ہے وہ میسٹوڈینیا Mastodynia کہلاتا ہے

MENTAL SYMPTOMS

مینٹل سمٹمس یعنی دماغی علامات

جن دماغی علامات کا طبیب کو جاننا چاہئے وہ یہ ہیں۔ نیند۔ خواب۔ حواس خمسہ کا تخیل۔ ہذیان۔ بیہوشی

۱- نیند - یہ معمولی بات ہے کہ حالت بیداری مین جسمی صرف ہوتا رہتا ہے یعنی ہر عضو مین اُسکے خاص عمل کے باعث سے کچھہ صرف ہوجاتا ہے اور وہ تھک جاتا ہے - اس صرف کے پورا کرنے اور تھکن دور کرنیکے واسطے جو آرام کی خواہش ہوتی ہے وہ نیند ہے جلد جلد بڑہنے کی وجہ سے ننھے بچون کا جسمی تصرف زیادہ ہوتا ہے اس سبب سے انکا کل وقت کھانے اور سونے مین ہی صرف ہوتا ہے اور جون جون عمر زیادہ ہوتی ہے نیند کم ہوتی جاتی ہے - چنانچہ ایک جوان آدمی کے لیے چوبیس ۲۴ گھنٹے مین زیادہ سے زیادہ آٹھ ۸ گھنٹے اور کم سے کم چھہ ۶ گھنٹے سونا کافی ہے اگر اس سے کم و بیش ہو تو تندرستی مین فرق آجاتا ہے - مگر ضعیفی مین صرف جسمی کم ہوتا ہے اسوجہ سے نیند کم آتی ہے

جب نیند آنے کو ہوتی ہے تو پہلے سستی معلوم ہوتی ہے پہر غنودگی آتی ہے - آنکھیں جھپکنے لگتی ہین - حواس خمسہ کے افعال بند ہوجاتے ہین - ہاتھہ پاؤن کسیقدر سکڑ جاتے ہین - جسمی حرکت نہین ہوتی - پہر پلکین بند ہوجاتی ہین - پتلیان سکڑ جاتی ہین - جنبش دوران خون و تنفس آہستہ آہستہ ہوتا رہتا ہے - آخر الامر قوت مدرکہ بھی زائل ہوجاتی ہے اور آدمی سوتا رہتا ہے

تندرست آدمی کو سب علامات مذکورہ بالا کا ظہور ہوکر شروع مین ایسی گہری نیند آتی ہے کہ کچھہ دیر تک قوت مدرکہ نہین رہتی لیکن شراب و افیون کے نشے سے یا سکتہ - ٹائیفس عفونی - اور دماغ پر دباؤ ہونے سے نیند ہو تو بالکل بے خبری ہوتی ہے

حالت صحت مین وجوہات متذکرہ ذیل سے بہت جلد نیند آتی ہے مثلاً سردی کی زیادتی - ایک سادی درجہ کی آواز کان کے پاس برابر آنا - (جیسے بچون کو کچھہ گاکر سلاتے ہین) کسی بات کی طرف زیادہ متوجہ ہونا مثل مطالعہ کتب - بے حس و حرکت پڑا رہنا - سوچ و فکر نہ کرنا تاریکی - سنسان ہونا

اور بیخوابی کے یہہ اسباب ہین مثلاً دماغ مین خون کا زیادہ پہنچنا جیسے ڈلیریم ٹریمینس یا جوش

دیوانگی مین - بہت تیز چاء یا کافی کا پینا - تردد و تفکر - امراض قلب - عصبی مزاج ہونا -

خصوصاً عورتون کا

۲- خواب - بیداری مین حواس خمسہ ظاہری کے ذریعہ سے جو باتین کارپس

استرائی ایٹم Corpus Striatum دتھلمس اپٹکس Thalamus

[illegible] مین منقش ہوجاتی ہین - انھین مین بحالت خواب خیال مشغول رہتا ہے

کیونکہ افعال حواس خمسہ مذکور اُسوقت معطل ہوتے ہین

صحت کی حالت مین تو اکثر صبح کیوقت خواب نظر آتے ہین کیونکہ یہہ وقت نیند کی کمی اور قوت

مدرکہ کی آمد کا ہے - اور بچون کے امعا مین کرم ہون یا اُنکے دانت نکلین تو بہت خواب

دکھائی دیتے ہین

خواب مین اکثر تو وہی باتین دکھائی دیتی ہین جو حال مین منقش ہوتی ہین مگر کبھی اگلی یا

پچھلی باتین مل جل کر ایک نئے پیرایہ مین ظاہر ہوتی ہین

اکثر خواب مین ڈر نہین معلوم ہوتا گو مردے نظر آوین یا طرح طرح کی آوازین سنائی دین

یا مدتون کی خوفناک باتین یاد آوین

بعض دفعہ صبح کو جو نیند کے جانے اور قوت مدرکہ کے آنیکا وقت ہے آدمی کے کان مین

کوئی بات کہی جائے تو اُس نیمخوابی کی حالت مین پوشیدہ بھید کو ظاہر کر دیتا ہے

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس بات پر خیال جما ہو وہ خواب مین نظر آئے تو بڑانے لگتا ہے اور

راز خفیہ عیان ہو جاتا ہے

خواب مین جو واقعہ دکھائی دے اُسکو دیکھنے والا صحیح سمجھتا ہے لیکن بعد بیداری غور

کر کے دیکھا جائے تو اُسکی کچھ اصل نہین ہوتی اور نہ اُسکا کچھ وجود ہوتا ہے - خواب کی

تعبیر بھی ایک بے اصل بات ہے مگر بعض عقیلِ ومی طرزِ سخن سے خواب دیکھنے والے کے
خیال کا میلان سمجھکر نفع یا نقصان کی بابت راے دیتے ہین تو وہ کبھی کبھی اتفاقیہ
صحیح ہو سکتی ہے

سب باتین خواب کی یاد نہین رہتین اکثر صرف اخیر کی چند باتونکا خیال رہجاتا ہے

کبھی نیند کی حالت مین آدمی مثل بیداری کے کام کرتا ہے جسکو انگریزی مین سم نم بولیزم
Somnambulism اور عربی مین کابوس کہتے ہین

کابوس کی علامات ہمیشہ یکسان نہین ہوتین بلکہ کوئی روتا ہے۔ کوئی چلاتا ہے۔ کوئی اٹھکر
چلدیتا ہے اور ایسے خطرناک کام کرتا ہے جنکا جاگنے مین کرنا محال ہے مثلاً گڈہے مین چلا
جانا۔ چھت پر سے کود پڑنا وغیرہ۔ اس حالت مین دوسرے آدمی کے آہستہ بولنے سے ہوش
آجاتا ہے۔ اور کبھی جگانا مشکل ہوتا ہے۔ بچے خواب مین رونے لگتے ہین اور اکثر ماں کی آواز
سنکر خاموش ہوجاتے ہین اور سونے کی حالت مین اُنسے کچھ پوچھا جائے تو جواب بھی
دیدیتے ہین بلکہ کھانیکو دیا جائے تو کھالیتے ہین۔ لیکن ان کو یہہ باتین یاد نہین رہتین۔
بعضون کو نائٹ میئر Night Mare کا عارضہ ہوتا ہے یعنی نیند آنے کے وقت
یہہ خیال ہوتا ہے کہ کسی نے اوپر سے گرادیا یا سینہ کو دبا دیا آدمی محض بے حرکت ہوجاتا ہے
اور ایسا سمجھتا ہے کہ کسی نے جکڑ دیا ہے۔ کیسکو علاوہ جکڑنے کی سی کیفیت کے تنفس مین
وقت اور ایسی دہشت غالب ہوتی ہے کہ نہ بول سکتا ہے نہ ہلسکتا ہے۔ گھگی بندہ جاتی
ہے اور چونکہ کوئی خطرناک شکل نظر آتی ہے۔ اس سبب سے ڈر کر چاہتا ہے کہ بھاگ جائے یا
کسیکو مدد کیواسطے بلائے مگر ان باتون پر قادر نہین ہوسکتا۔ بعدہٗ بیدار ہوتا ہے تو بدن کانپتا
ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ تنفس جلد جلد آتا ہے

بسبب رکاوٹ تنفس خون مین خرابی لاحق ہوکر اُسکا اثر دماغ پر پہونچنے سے یہہ عارضہ ہوتا ہے

اور تنفس صحیح اسکا وہ مرض ہیڈرو تھوریکس Hydrothorax یا شکم سیر ہوکر غذا

کھانیکے سبب اپیٹ پر دباؤ پہنچنے سے ہوسکتی ہے

عام لوگون کا خیال ہے کہ چت ہوکر لیٹنے اور سینہ پر ہاتھہ رکھنے سے یہہ مرض ہوتا ہے اور

کروٹ لوا دینے سے آرام ہوجاتا ہے پس اسکا سبب معلوم ہوتا ہے کہ سینہ پر قلب کی جگہہ پر

ہاتھہ کا دباؤ پہنچنے سے نایٹ میئر کی علامات ظاہر ہوتی ہین اور کروٹ لوا دینے سے دباؤ جاتا رہتا

ہے اس سبب سے مرض رفع ہوجاتا ہے

۴ - حواس خمسہ کا دہوکا - حواس خمسہ کا دہوکا کئی قسم کا ہوتا ہے -

مثلاً جب کسی شے کا کچھہ وجود ہو اور اسکو بڑا سمجھہ لیا جاے جیسا ایک درخت کو کوئی سمجھے

کہ اسکی شاخین آسمان سے لگی ہوئی ہین یا درخت کو کوئی اور ڈراونی شے سمجھہ لے تو یہہ ایک

قسم کا دہوکا ہے - پس یہہ دہوکا دلیل سے رفع ہوجاے تو اسے الیوژن Illusion

کہتے ہین اور جب دوسرے حواس یعنی سمجھہ وغیرہ سے دور نہ ہوسکے تو اسے ڈیلوژن -

Delusion بولتے ہین

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بلا وجود شے کچھہ دہوکا ہوجاتا ہے جسے انگریزی مین ہیلوسی نیشن

Hallucination کہتے ہین

اسمین یہہ ضرور نہین ہے کہ وہ دہوکا دلیل سے رفع ہوجاے یا قایم رہے

قسم ہاے مذکورہ کے دہوکے حواس خمسہ مین سے ہر حواس کے متعلق ہوسکتے ہین چنانچہ بصارت

کے متعلق جو دہوکا ہوتا ہے اور اسپکٹرل الیوژن Spectral Illusion کہلاتا ہے

اسمین آنکھون کے سامنے سیاہ سیاہ نقاط یا شعلے یا چمک یا درخت یا کوئی خطرناک شے

نظر آتی ہے

علی ہذا القیاس بغیر کسی کیفیت کے منہہ کا ذایقہ تلخ یا ترش ہوتا ہے - یا بسبب کسی قسم کی بو کے

مین آتی ہے۔ خودبخود کانون مین طرح طرح کی آوازین سنائی دیتی ہین بلاوجہ سردی گرمی
یا دباوٹ محسوس ہوتی ہے

۴ - **ہذیان** یعنی ڈلیریم Delirium ہذیان کا ثبوت مریض کے افعال و گفتگو سے
ہوتا ہے اور یہ ان امراض مین ہوسکتا ہے - امراض حاد، بخار - اعضاء اندرونی کی سوزش
خصوصاً جوان عصبی مزاج والون کو - شدید چوٹ - جلجانا - سرجیکل اپریشن -
Alcohol الکحل - افیون - بلاڈونا Surgical Operation
وغیرہ سے سمیت ہونا

بلحاظ تیزی کیفیت ہذیان کی دو قسمین کی گئی ہین ایک ایکیٹو Acute دوسرا پیسیو Passive
ایکیٹو قسم کا ہذیان اکثر ابتدا بخار - سوزش دماغ و شراب خوارون مین پایا جاتا ہے جسمین طبیعت
پر ایسا جوش ہوتا ہے کہ مریض مثل دیوانون کے اٹھ اٹھ کر بھاگتا - چلاتا - اور زور کرتا -
کاٹتا - مارتا ہے - اور علی ہذا القیاس

پیسیو قسم کا ہذیان - بخار مین بحالت کمزوری مثلاً ٹائفس فیور و ٹایفائڈ فیور وغیرہ مین
دیکھا جاتا ہے جسمین جسمی و روحی طاقت کم ہونیکے سبب سے مریض ہاتھ پاؤن ڈھیلے کیے ہوئے
غافل پڑا رہتا ہے - آہستہ آہستہ خودبخود بڑبڑاتا ہے - بستر چنتا ہے - مریض کے پاس زور
سے بولین یا بذریعہ ادویات محرک دوران خون مین تیزی ہوجاے تو ہان ہون کرتا اور زبان
نکالدیتا ہے - لیکن پھر اسی حالت سابقہ مین آجاتا ہے جسکو لومٹرنگ ڈلیریم
Low Muttering Delirium بھی کہتے ہین

جو لوگ مدت تک شراب پیتے ہین انکو ایک قسم کا ہذیان ہوجاتا ہے - جسمین ہاتھ پاؤن
کانپتے ہین اور بیخوابی - بےچینی - خوف - شک ڈیلیوژن بہت ہوتا ہے اسکو انگریزی مین
ڈلیریم ٹریمنس بولتے ہین

اگرچہ ہر وقت ہذیان یکسان رہتا ہے لیکن اکثر رات مین زیادتی ہوتی ہے

۵ - کوما Coma یعنی بیہوشی - علاوہ حرکت تنفس و دوران خون کے کل جسمی

افعال بند ہو جاوین تو اوسے کوما کہتے ہین

کوما مین اگرچہ حس و حرکت و خیال سب قوتین زائل ہو جاتی ہین اور فرینک Phrenic

عصب کے ذریعہ سے حجاب حاجز کی قوت قایم رہنے کے سبب تنفس ہوتا رہتا ہے مگر جب مڈلا آبلانگیٹا

Medulla Oblongata یا حرام مغز کے بالائی حصہ مین کوئی نقصان پہنچے

بیہوشی ہو تو سانس بند ہو کر انسان فوراً مر جاتا ہے

کوما ہونیکے یہ سبب ہین - دماغ مین چوٹ لگنا - یا اجتماع خون - یا اخراج سیرم -

Serum ہونا - خون مین سمیت ہونا - خواہ وہ بیرونی ہو جیسے شراب یا افیون سے

یا درونی ہو مثلاً یوریا Urea یوریٹ وغیرہ کے سبب سے

علامات متعلقہ آلات الہضم

آلات الہضم کے امراض مین ان مقامات کی علامات کا جاننا ضرور ہے یعنی منہہ - لب

مسوڑے - دانت - تھوک - زبان - ذایقہ - گلا - بھوک - پیاس - جی متلانا - قے -

مادہ قے - ڈکار - براز

۱ - منہہ - یعنی موتھ Mouth فالج وکزاز وغیرہ مین منہہ ایکطرف کو کھیچ جاتا ہے

اور بیڈول ہو جاتا ہے

۲ - لب - یعنی لپ Lip لبون کا پھیکا ہونا کمی خون کی دلیل ہے - خشک یا میلا

ہونا بخار کی کمزوری کی - پھٹ جانا - سوج جانا - نیلگون ہونا - اسکروی Scurvy

کی - بہت سرخ ہونا سل کی - نیلگون یا سیاہ - دم گھٹنے کی -

بچون کے لبون پر مرض انفعی Aphthae یا ہین چھوٹے چھوٹے گول سفید رنگ کے دبّے پڑ جاتے ہین اور نوجوانون مین یہ کیفیت قبل از مرگ اُن امراض مین ہوتی ہے جنمین بوجہ کمزوری کے مریض مرتا ہے اور بعد اُور تپ بخار کے بھی چھوٹے چھوٹے نشان دانے نکل آتے ہین جنکو فارسی مین بیچالہ بولتے ہین

بغیر بخار کے مُنہ کے کونون یعنی باچھون مین سفید رنگ کا زخم ہو تو آتشک کے سبب سے سمجھا جاتا ہے

۳ - مسوڑے یعنی گمس Gums مسوڑون کے دیکھنے سے ہضم کا حال تو کچھ زیادہ معلوم ہوتا۔ دوران خون کی کیفیت ظاہر ہو جاتی ہے - چنانچہ زیادتی خون مین مسوڑے سرخ ہوتے ہین - کمی خون مین پھیکے - دم گھٹنے مین نیلگون - اسکروی مین سوجے ہوئے اسفنج کا سا جنکو ذرا چھونے سے خون نکل آئے پارہ کی سمیت مین سوجے ہوئے اور سرخ لکیر پڑی ہوئی سیسہ کی سمیت مین نیلی لکیر پڑی ہوئی -

۴ - دانت یعنی ٹیتھ Teeth مرض کی وجہ سے دانتون مین فرق پڑ جاتا ہے مثلاً قاعدہ ہے کہ جوانی مین بلکہ جب تک طبیعت قوی رہے دانت قائم اور صحیح سالم رہتے ہین پس کم عمر مین دانتون مین کوئی خرابی پیدا ہو تو یہ علامت بد ہضمی یا جسمی کمزوری یا خرابی طبیعت کی ہے اور کسی تیز دوا مثل پارہ وغیرہ کے کھانے یا خنازیری مزاج ہونے سے بھی دانت خراب ہو سکتے ہین

اور سامنے کے دانتون کا دُم شکل کا کندانہ دار ہونا موروثی آتشک کی نشانی ہے اور ہلنا اسکروی یا پارہ کی سمیت یا پرپیورا Purpura کی دانت بجنا سردی لگنے کی جیسا تپ لرزہ مین ہوتا ہے

شراب پینے یا ترشی یا مٹھائی زیادہ کھانے سے دانتون مین کیریز Carries ہو جاتا ہے

جسکو عوام مین کیڑا لگنا کہتے ہین کرم شکم یا امراض دماغ کے سبب اور دانت نکلنے کے ایام

مین اکثر سوتے وقت بچے دانت پیستے ہین

بخار مین بحالت کمزوری سیاہ یا بھورے رنگ کا اور تپ محرقہ یا نقرس کے مرض مین سخت قسم کا

میل جسے ٹارٹر Tartar کہتے ہین دانتون پر جمجاتا ہے

۵ - تھوک یعنی سلیوا Saliva مرگی و ہیڈرو فوبیا کے مرض مین جھاگدار نکلتا ہے اور

شدید امراض و بخار کے شروع مین کم و لیس دار -

جن وجوہات سے تھوک زیادہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہین - تھوک کی گلٹیون کا خراش - سوزش

دہن و دانتون کے امراض - بچون کے دانت نکلنا - پارہ یا آیوڈین Iodine

یا آیوڈائڈ آف پٹاسیم Iodide of Potassium یا اینٹی منی Antimony

کا اثر ہونا - دہتورا یا عقرقرحا وغیرہ کا چبانا - پان کھانا - فالج - یا زخم کے سبب لب زبان کی

حرکت نہونا - فیرنگس Pharynx مین رکاوٹ ہونا - خناق

بدہضمی کے سبب سے بھی بہت تھوک نکلتا ہے جس کو پائروسس Pyrosis کہتے ہین - اور حاملہ

عورتون کا لعاب دہن بھی کثرت سے خارج ہوتا ہے - جو لوگ پیدایشی بیوقوف ہوتے ہین

اکثر انکی بھی رال بہتی رہتی ہے

۶ - زبان یعنی ٹنگ Tongue زبان کے دیکھنے سے نظام عضلاتی و عصبی و دوران

خون و اخراج رطوبات کا حال معلوم ہوتا ہے بخصوصاً آلات الہضم کی کیفیت بخوبی ظاہر ہوتی ہے

کیونکہ بذریعہ لعاب دار جھلی کے ان سے ارتباط رکھتی ہے - اکثر امراض کی تشخیص و انجام دریافت

کرنے مین زبان کے دیکھنے سے بہت مدد ملتی ہے

حالت صحت مین بھی سب آدمیون کی زبان کا حال یکساں نہین ہوتا - صاف ہوتی ہے یا میلی

سرخ ہوتی ہے یا پھیکی - سخت و مضبوط ہوتی ہے یا ڈھیلی - پھیلی ہوئی پرانا ہموار

بعض کی زبان نکالنے کے وقت پھیلی ہوئی نظر آتی ہے بعض کی نوکدار

جب آدمی سوکر اٹھتا ہے تو زبان پر ایک پتلی تہ ملائم شش ہمور کے جمی ہوتی ہے جسکو انگریزی
مین فرحماھو کہتے ہین

جو لوگ منہہ کھول کر سوتے ہین اُنکی زبان بعد سوکر اٹھنے کے خشک معلوم ہوتی ہے

بہت سے امراض کی کیفیت زبان کے ذریعہ سے معلوم ہوتی ہے مگر ہندوستان مین چونکہ
پان وتماکو کھانیکا رواج ہے اس سبب سے بذریعہ زبان مرض کا حال معلوم کرنا محال ہے لیکن
تاہم حتی المقدور ان باتون کا دریافت کرنا مناسب ہے۔ زبان کا نکالنا۔ اُسکا حجم خشکی۔ نمی۔
رنگ۔ حرارت۔ دیگر متفرق حالات

(الف) سب سے اول زبان نکالنے کی کیفیت دیکھنا چاہیے کیونکہ مختلف امراض مین مختلف
صورت ہوتی ہے مثلاً بخار کی کمزوری۔ یا امراض دماغ مین مریض زبان نکال نہین سکتا ہے
ٹائیفس یا ٹائیفائیڈ فیور مین جب حالت خراب ہوتی ہے تو زبان تھرتھراتی ہے اور مریض
صاف گفتگو نہین کرسکتا۔ فالج کے سبب سے زبان مین لکنت ہوتی ہے۔ کوریا مین مریض زبان
کو نکالتا ہے اور پھر یکایک اندر کھینچ لیتا ہے۔ فیشیل پرالیسس وہمی پلیجیا مین جب نوان
جوڑا عصب کا بھی مفلوج ہوتا ہے تو زبان بروقت باہر نکالنے کے جانب مفلوج جھکی ہوئی ہوتی
ہے کیونکہ زبان کی باہر نکالنے والی عضلات کے عصب کی طاقت زائل ہوجاتی ہے اور
جانب صحیح کے عضلات کا زور ہوتا ہے

جبکہ فیشیل پرالیسس مین نوان جوڑا عصب کا مفلوج نہین ہوتا تو زبان صحیح سالم ہوتی ہے
مگر ایک طرف کا گوشہ دہن بسبب فالج کے چونکہ کھینچا ہوا ہوتا ہے اس سبب سے نکالتے وقت جانب
مفلوج زبان جھکی ہوئی معلوم ہوتی ہے

(ب) بسبب مرض کے زبان کا حجم کم وبیش ہوجاتا ہے لیکن کمی بہت کم ہوتی ہے۔ مثلاً صرف

لاغری وغیرہ کے سبب سے۔ مگر ایسی اکثر ان اسباب سے ہو جاتی ہے۔ جیسا سوزش زبان۔
چیچک۔ بسرخ نو بخار۔ آتشک۔ سرطان کی صورت جمنا۔ پارہ کے سبب منہہ آنا وغیرہ
پارہ کے سبب سے منہہ آنے اور کمی خون مین زبان چوڑی اور اسکے کنارے ناہموار ہوتے ہین
(ج) حالت صحت مین منہہ کھول کر سونے کے سبب سے زبان خشک ہوتی ہے۔ لیکن جب
بیماری کے سبب سے تھوک کم خارج ہو (جیسا بخار۔ و اعضاء اندرونی کی سوزش و آبدار جھلی
کی سوزش مین) تو زبان پر خشکی ہوتی ہے
جب زبان کی خشکی مع سیاہی و سختی و میلے پن کی ہو تو ظاہر ہوتا ہے کہ بسبب ہونے اخراج
رطوبات کے خون مین سمیت ہو جانے سے نہایت کمزوری ہو گئی ہے
(د) بعد خشکی و میلے پن کے زبان پر نمی آجائے تو ایک اچھی علامت ہے چنانچہ بخار کم جون
جون افاقہ ہوتا جاتا ہے ویسے ہی اول زبان کے کنارون پر تراوٹ آتی ہے پھر رفتہ رفتہ
کل سطح پر
(ہ) بہ نسبت صحت کے مرض مین زبان کا رنگ بھی بدلجاتا ہے۔ چنانچہ کمی خون و ورم طحال
و امراض مزمن مین زبان پھیکے رنگ کی ہوتی ہے۔ دم گھٹنے کی حالت مین نیلگون یا بینگنی
تالو و حلق وغیرہ کی سوزش و ارٹونیو مین بالکل سرخ۔ صفراوی بخار و بدہضمی مین صرف
نوک و کنارے سرخ ہوتے ہین
(و) غشی و ہیضہ و اپنیا Apnoea یعنی دم گھٹنے مین زبان کی حرارت کم ہوتی ہے
اور سوزش زبان وغیرہ مین زیادہ
(ز) علاوہ علامات مذکورہ بالا سے عمدہ کیفیت ظاہر کرنیوالی وہ علامت ہے جسمین سفید
رنگ کی مثل سمور کے ایک ملائم تہ زبان پر چھاجاتی ہے جسکو فر Fur کہتے ہین۔ کیونکہ یہ کیفیت ہر قسم کی
جسمی سوزش و بخار۔ امراض حاد و شدید مین ظاہر ہوتی ہے

جب زبان سفید و دبیز اور قرص سے یکسان پوشیدہ ہو تو شدید بخار سمجھنا چاہئے - اگر قرص زرد ہو تو
مرض جگر اور خون مین صفرا کے سرایت کرنیکی دلیل ہے - قرص بھورا یا سیاہ ہو تو بسبب سمیت
خون کی روحی طاقت کا زائل ہونا ثابت ہوتا ہے

اسکارلٹ فیور Scarlet F. یعنی سرخ بخار مین زبان پر سفید رنگ کا قرص جما ہوتا ہے اور
اُسمین سرخ رنگ کے دانے اٹھے ہوئے نظر آتے ہین - اور جون جون وہ قرص دور ہوتا جاتا ہے دانے
خوب اٹھے ہوئے مثل شہتوت کے دکھائی دیتے ہین

زبان کی نوک اور کنارون پر آہستہ آہستہ قرص دور ہونے لگے تو کامل افاقہ ہونے کی علامت ہے
مگر زبان کے درمیانی حصہ کے بالائی سطح مین سے بڑے بڑے ٹکڑے علیحدہ ہون اور زبان
سرخ ہموار و چمکدار رہجائے تو دیر مین کامل صحت ہوتی ہے بلکہ بیماری کے عود کرنیکا اندیشہ رہتا
ہے اور جب دوبارہ مرض ظاہر ہوتا ہے تو قرص مذکور بھی بدستور سابق جمجاتا ہے

جب یکایک قرص دور ہوجائے اور زبان تازہ زخم کے مطابق دراردار سیاہ - چمکدار رہجائے تو
یہہ علامت خراب انجام ہونیکی ہے

آتشک کے مرض مین زبان کے زیرین سطح اور کنارون پر چھوٹے چھوٹے زخم اور درارین پائی
جاتی ہین - بچون کے منہہ آنے مین زبان پر سفید رنگ کے دھبّے پڑجاتے ہین جنھین افتھی
کہتے ہین

۷- **ذائقہ یعنی ٹیسٹ** Taste ناک کے سونگھنے یا بند ہونے سے جیسا زکام مین
یا جن امراض مین زبان خشک و میلی ہوتی ہے اُنمین منہہ کا ذائقہ خراب ہوتا ہے - سل مین
نمکین - پھیپھڑہ سڑنے سے نہایت خراب - پارہ کی سمیت سے کسیلا - یرقان مین تلخ - معدہ کی
کی خرابی سے بدہضمی ہو تو ترش - مگر بدہضمی اور بخار مین صبح کے وقت ذائقہ تلخ بھی ہوتا ہے
رنج - غم - فکر - ناامیدی وغیرہ مین بھی ذائقہ کڑوا ہوتا ہے

۸۔ **نگلنا** ۔ جن اسباب سے ڈسفیجیا Dysphagia یعنی نگلنے مین دقت ہوتی ہے وہ یہ ہین ٹانسلس Tonsil کا بڑھنا ۔ پھوڑیکا دباو حلق پر ہونا ۔ فیرنکس یعنی حلقوم کے پیچھے پھوڑا ہونا ۔ مری کا راستہ تنگ یا اُسمین سرطان یا اُسپر بیرونی رسولی کا دباو ہونا ۔ بسبب ڈفتھیریا Diphtheria یا امراض دماغ کے حلق کے عضلات کا فالج ہوجانا

ہارگولہ مین بھی جب ایک گولہ سا پیٹ سے اوٹھکر گلے مین آکر اٹکنے کا خیال ہوتا ہے جسکو گلوبس ہاسٹریکس Globus Hystericus بولتے ہین تو بھی نگلنے مین دقت ہوتی ہے

اگر شدید امراض کے اخیر مین یا فالج یا ایسافیگس Aesophagus و فیرنکس کی بیماری مین نگلنے مین دقت ہو تو اُسکو ایک خراب علامت سمجھنا چاہئے

۹۔ **بھوک** یعنی ہنگر Hunger ابتدا امراض خصوصاً بخارون مین بھوک کا زائل ہونا ایک عام علامت ہے جسکو انگریزی مین اینوریکسیا Anorexia کہتے ہین

جن شدید امراض مین بہت تکلیف ہوتی ہے اُنمین اور ضعیفی اور بہت بیٹھنے کی عادت ہونے خراب ہوا مین رہنے ۔ سست کرنے والے افعال جیسے رنج و غم ہونے ۔ دہوپ مین بہت پھرنے ۔ بدہضمی وغیرہ سے بھوک زائل ہوجاتی ہے مگر امراض مزمن و سن ضعیفی مین یہہ ایک خراب علامت ہے

جب مرض مین آرام ہونا شروع ہوتا ہے خاصکر شدید بخارون کے بعد ۔ ذیابیطس ۔ کرم شکم ۔ یا بچونکو مسنٹرک گلینڈ Mesenteric Gland کی بیماری مین یا ڈسپیپسیا کے سبب سے بھوک بہت بڑھجاتی ہے تو اسکو انگریزی مین بلیمیا Bulimia بولتے ہین

بعد افاقہ مرض بھوک لگنا نیک علامت ہے لیکن عین حالت بخار مین بہت بھوک لگنا اچھا نہین ہے کیونکہ نظام عصبی کے فتور سے ایسا ہوتا ہے

کبھی کبھی بچون ۔ حاملہ عورتون کو یا کلوروسس Chlorosis اور ہارگولہ یا دیوانگی

وغیرہ کے مرض میں ایسی خراب اشیا جیسے کوئلہ مٹی یا اینٹ وغیرہ کھانے کی طرف طبیعت
کی رغبت ہو جاتی ہے اور اشتہا کاذب بھی ہوتی ہے

۱۰۔ تشنگی یعنی تھرسٹ Thirst شدید سوزش بخاریان خون اور جن امراض
میں سیّال رطوبتوں کا زیادہ اخراج ہو مثلاً اسہال تبخیش - ہیضہ - ذیابیطس -
آماس جسم وغیرہ میں - اور بحالت صحت ورزش کرنیکے بعد یا گرم مصالح دار غذا بہت کھانے
سے پیاس زیادہ ہوتی ہے - اور فرسن امراض میں اکثر کم

۱۱- غثیان یعنی ناسیا Nausea قے ہونے سے پہلے یا امراض دماغ یا بدہضمی
یا خراب غذا کھانیکے سبب جی متلاتا ہے اور کھانے کی طرف سے نفرت ہو جاتی ہے

۱۲- قے یعنی وامٹنگ Vomiting منہ کے راستے سے معدہ کی رطوبت خارج ہو تو
اُسے قے کہتے ہیں اسکے اسباب بہت ہیں یعنی زیادہ یا خراب غذا کھانا - معدہ کا خراش -
امراض ساخت معدہ و امعاء - رکاوٹ امعاء - زخم گردہ پتہ یا گردہ سے سنگریزہ نکلنا - خراش
و سوزش دماغ سمیت خون وغیرہ - حاملہ عورتوں کو جو قے ہوتی ہے اوسے مارننگ سکنس
Morning S کہتے ہیں اور اُسمیں غذا کم نکلتی ہے
قے ہونے سے پہلے کبھی جی متلاتا ہے اور کبھی نہیں پس امراض دماغی کے شروع میں یا یکایک
حرارت جسمی زیادہ ہونے سے (جیسے انٹرمیٹنٹ فیور میں ہوتا ہے) بلا غثیان ذرا ملنے سے
قے ہوتی ہے اور معدہ پر دبانے سے کوئی تکلیف نہیں معلوم ہوتی لیکن معدہ و امعاء و جگر کے امراض
میں غثیان ہو کر قے ہوتی ہے اور معدہ پر دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے
جھولے میں جھولنے یا کشتی یا جہاز پر چڑھنے سے ایک شدید قسم کی قے ہوا کرتی ہے چنانچہ بحری
سفر میں جہاز پر بیٹھنے سے جو قے ہوتی ہے اُسے سی سکنس Sea Sickness. کہتے ہیں
کھانا کھانے کے بعد ایک گھنٹہ کے اندر قے کا ہونا معدہ کی بیماری کے سبب ہوتا ہے خواہ

اسہال سوزش ہو یا زخم۔
کھانا کھانے سے دو یا تین گھنٹے بعد قے ہو تو معدہ کے فم اسفل یا اسعاد اثنا عشر کی بیماری
سے سمجھا جاتا ہے۔
اور اس سے زیادہ عرصہ بعد قے ہونا بڑی آنتوں کے مرض کی دلیل ہے
حاملہ عورتوں کو اکثر اوقات صبح کے وقت قے ہو جایا کرتی ہے
۱۳ - مادہ قے - قے کا مادہ مختلف قسم کا ہوتا ہے مثلاً کھانا کھانے کے بعد فوراً
قے ہو تو بغیر تبدیلی حالت کے غذا نکلتی ہے
مرض پائروسس میں جب گیاسٹرک جوس Gastric Juice کم نکلتا ہے اور میوکس بلغم
زیادہ تو پانی کی مانند بے ذائقہ یا ترش شئے قے میں خارج ہوتی ہے معدہ میں اینورزم
Aneurism پھٹنے یا معدہ کے زخم میں کسی شریان کا منہ کھلنے سے سرخ رنگ کا خون
اور سیروسس Cirrhosis و دیگر امراض جگر جنمیں پورٹل Portal ورید میں رکاوٹ
ہو تو سیاہ رنگ کا منجمد خون غذا کے ہمراہ بذریعہ قے نکلتا ہے جسے ہیمیٹیمیسس
Haematemesis بولتے ہیں۔
سی سکنس و پیریٹونائیٹس Peritonitis وغیرہ میں سبز یا زرد رنگ کثیر المقدار ہونے سے زرد
رنگ کے پت نکلتے ہیں امراض جگر میں زرد رنگ کا صفرا معدہ میں آکر فوراً قے کی راہ نکل جاتا ہے
معدہ کے اندر کسی پھوڑے کے پھوٹنے سے جیسا لیور ایبسس Liver Abscess
وغیرہ میں پیپ کی قے ہوتی ہے مگر ایسا کم ہوتا ہے
جب ایک آنت دوسری آنت میں چلی جاوے یا زیریں حصہ امعا میں رکاوٹ ہو جیسا
اسٹرنگیولیٹڈ ہرنیا Strangulated Hernia میں یا جب معدہ و قولون میں
ارتباط ہو جائے تو فضلہ کی قے ہو سکتی ہے جس کو اسٹرکورشیس و اسٹنگ Stercoraceous

کہتے ہین۔

کبھی کبھی ترش بھوری جھاگ دار رطوبت قے مین نکلتی ہے اور خوردبین سے دیکھا جائے تو اسمین ایک قسم کی فنگس Fungus یعنی نباتی پیدائش نظر آتی ہے جسکی شکل ذیل مین درج ہے اسکو سارسینا ونٹریکیولائی بولتے ہین

تصویر کائی یعنی سارسینا ونٹریکیولائی کی

Sarcina Ventriculi
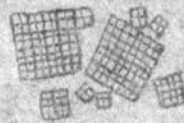
۱۴ - ڈکار یعنی ارکٹیشن Eructation کھانا کھانیکے وقت جو ہوا معدہ مین پہنچتی ہے اور پھر معدہ کے پُر ہونے سے بآواز خارج ہوتی ہے اسکو ڈکار کہتے ہین اسمین بو نہین ہوتی - مگر معدہ مین غذا سڑکر ہوا پیدا ہونے سے جو ڈکار آتی ہے وہ بدبودار ہوتی ہے

ہوا آنتون مین پیدا ہوجائے تو پیٹ تنجاتا ہے اور بجانے سے ڈہول کی مانند آواز آتی ہے اس ہوا کا خارج ہونا ہی بہتر ہے ورنہ نتیجہ خراب ہوتا ہے

۱۵ - ترشی و معدہ کی جلن - ترشی کھانے یا معدہ مین تیزابی کیفیت زیادہ پیدا ہونے سے ضعیفون کو اور نفرس والون کو جو بدہضمی ہوتی ہے اسمین معدہ پر جلن اور ترشی معلوم ہوتی ہے جسے انگریزی مین ہارٹ برن Heartburn کہتے ہین

۱۶ - براز - حالت صحت مین حسب قاعدہ قدرت حرکت دودیہ امعا و مقدار پیدائش فضلہ ایک اندازہ معین کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور جب تک یہ دونو کیفیتین معمولی طور پر رہتی ہین تب تک کوئی نئی حالت پیدا نہین ہوتی مگر جبکہ کسی وجہ سے فضلہ کی پیدائش

زیادہ ہوتی ہے تو براز زیادہ آتا ہے اور جب امعا کی حرکت دودیہ بباعث عوارض بڑھجاتی
ہے تو مقدار فضلہ کم اور حاجت براز بار بار مروڑ کے ساتھ ہوتی ہے
غرضکہ بیماری کے باعث سے پاخانہ کی تعداد - رنگت - نرمی - و سختی مین فرق پڑجاتا ہے -
چنانچہ ہر ایک کا جدا جدا فقرون مین بیان کیا جاویگا

(الف) پاخانہ کی تعداد عمر و عادت پر منحصر ہے - مثلاً شیرخوار بچون کو دن مین کئی بار ہوتا ہے جوانون کو ایک دفعہ بڈھون کو اور جن لوگون کو بیٹھے رہنے کی عادت ہو ایکبار سے بھی کم ہوتا ہے
امعا کی حرکت دودیہ کم ہونے - یا فضلہ کم ہونے - یا بار بار مسہل لینے - رکاوٹ امعا - سمیت سیسہ - امراض دماغ و حرام مغز میں کم آتا ہے اور جن امراض مین دست زیادہ آتے ہین وہ یہہ ہین

اول - آنتون کی میوکس ممبرین کی سوزش جو سدہ پڑنے - یا خراب غذا - یا غذا غیر منہضم - یا مسہلات سے ہو
دوم - زخم امعا کے سبب سے جیسے سل و ٹائفائڈ فیور وغیرہ مین ہوتے ہین
سوم - گرمی کے سبب سے بھی کبھی کبھی دست آنے لگتے ہین
چہارم - آب و ہوا کی تبدیلی سے خصوصاً جب سرد ملک سے گرم ملک مین یا نشیب کے مقامات سے اوپر کے مقامات مین چلنے کا اتفاق ہو
پنجم - عنت صدمہ دلی - مثلاً رنج - غم - فکر - و دہشت وغیرہ سے
(ب) براز کی رنگت مین بھی بہت سبب سے تبدیلی آجاتی ہے یعنی مرکبات فولاد کے استعمال سے سیاہ رنگ کا پاخانہ ہوتا ہے مرکبات بقم سے سرخ - ہرا ساگ کھانے سے سبز - ریوند چینی سے زرد - بسبب صفرا نہ خارج ہونے کے (جیسا یرقان میں) سفید یا مٹیا - صفرا کی

زیادتی سے (جیسا بچون کے صفراوی اسہال) زرد یا سبز رنگ کا ملینا Melaena
مین یعنی جب آنتون سے خون خارج ہو کر فضلہ کے ساتھ ملجائے تو سیاہ رنگ کا البیومن
Albumen کی زیادتی سے (جیسا ہیضہ مین) چاولون کی پیچ کی مانند بلوا سیر
یا زیرین حصہ امعا کے زخم مین کسی شریان کا منھ کھلنے سے سرخ خون ملا ہوا ہوتا ہے
(ج) پایخانہ مختلف قسم کا ہوتا ہے یعنی قبض کی حالت مین بڑے بڑے سخت لنبے یا گول
گول اونٹ کی مینگنی کی مانند سدے خارج ہوتے ہین جسکو اسکیبلی Scybala.
کہتے ہین اور اسہال مین تپلا پایخانہ آتا ہے۔ ہیضہ مین پانی کی مطابق دست آتے ہین
بدہضمی کے اسہال مین فضلہ کے ساتھ غذا غیر منہضم نکلتی ہے۔ سوزش امعا خصوصاً
بڑی آنتون کی سوزش مین دستون مین پیپ و خون اور مختلف قسم کے سڑے ہوئے ٹکڑے
یعنی سلف Slough وار یا بھورے زردی مائل یا سیاہ رنگ کے یا البیار پائے جاتے
ہین اور پایخانہ مین بدبو آتی ہے
ٹائیفائیڈ فیور مین ہمرنگ شوربہ مٹر سنہری مائل پایخانہ ہوتا ہے جسمین بہت باریک باریک
ٹکڑے غذا غیر منہضم کے اور خون بھی ملتا ہے
(د) علاوہ حالات مذکورہ بالا کے اور بھی چند علامات جو پایخانہ کے متعلق ہین وہ یہ ہین
کرم امعا۔ بواسیر۔ پتھری۔ رحم کے ٹلجانے سے امعاء مستقیم پر خراش ہو کر بار بار پایخانہ
کی حاجت ہوتی ہے
ٹنسمس۔ Tenesmus یعنی بار بار پایخانہ کی حاجت ہونا کو تھنا اور پھر بھی
پایخانہ کا نہ آنا پیچش کی علامت ہے
اسہال و پیچش مین امعا کی حرکت دودیہ بڑھجاتی ہے یعنی بڑھ زیادہ ہوتا ہے اسکو
ٹارمینا یا گرائپس Tormina or Gripes کہتے ہین

امعاء مین جبکہ فضلہ اور ہوا موجود ہو (جیسے بدہضمی مین) تو بوقت جنبش غرغراہٹ کی
آواز آتی ہے اسکو بربر گامائی Borborygmi کہتے ہین

علامات متعلقہ آلات تنفس

تنفس ایسا ضروری فعل ہے کہ کسی سبب سے تین منٹ بھی بند رہے تو انسان مرجاتا ہے پس
ایسے ضروری فعل کی علامات متعلقہ کا جاننا صرف پھیپھڑے کی بیماریون کے سمجھنے کے لئے ہی
ضروری نہین ہے بلکہ اونکی واقفیت سے خونی اور دوران و دماغ و اعضاء بطن کے امراض کا
حال و بخار وغیرہ کی کیفیت بھی ظاہر ہوتی ہے

فعل تنفس جو کسیقدر اختیاری اور کچھ غیر اختیاری ہے اسمین دو کیفیت ہین ایک اندر سانس
لینے کی جسے انسپریشن Inspiration کہتے ہین - دوسری باہر چھوڑنے کی جسے
ایکسپیریشن Expiration بولتے ہین

ہر دو کیفیت مذکورہ مین اگرچہ چندان تفاوت نہین ہے لیکن پھر بھی انسپریشن مین بہ نسبت
ایکسپیریشن کے کسیقدر زیادہ وقت صرف ہوتا ہے

انسپریشن کے وقت مردون مین سینہ کا زیرین حصہ اور عورتون مین بالائی حصہ زیادہ پھولتا
ہے اور حجاب حاجز نیچے کو جھک جاتا ہے ایکسپیریشن مین برخلاف انسپریشن کے سینہ تنگ ہو
و حجاب حاجز اوپر کو ہوتا ہے - بچے اکثر پیٹ کے ذریعہ سے سانس لیتے ہین تنفس کے متعلق
یہ باتین جاننے کے قابل ہین - تعداد تنفس - تکلیف تنفس - آواز دم کشی - آواز خرادگی گم
حرارت تنفس - بوے تنفس - صدا -

ا - **تعداد تنفس** - بروقت شمار کرنے تعداد تنفس کے مریض کا خیال تنفس کیطرف
ہوگا تو سانس جلد جلد یا دیر کرکے گا اور ٹھیک حال تنفس کا نہ معلوم ہوگا اسواسطے اسما

اوسکا خیال دوسری طرف متوجہ کرین یعنی مریض کا ہاتھ اوسکے پیٹ پر اور اپنا ہاتھ اوسکی نبض پر رکھکر اول نبض کو دیکھ لین پھر نبض کا خیال چھوڑ کر ہاتھ وہین رہنے دین اور دیکھین کہ بسبب حرکت تنفس کے مریض کا ہاتھ کتنی دفعہ اوٹھتا ہے پس جتنی دفعہ اوسکا ہاتھ اوٹھے اوسے تنفس کی تعداد سمجھین - اس ترکیب سے مریض صرف یہی سمجھے گا کہ طبیب نبض دیکھتا ہے مگر فی الحقیقت ٹھیک تعداد تنفس کی بھی معلوم ہو جاتی ہے اور نبض و تنفس کی تعداد کا تعلق بھی معلوم ہو جاتا ہے

صحیح جوان آدمی مین فی منٹ اٹھارہ (۱۸) دفعہ تنفس ہوتا ہے یعنی جتنی دیر مین نبض کی حرکت چار دفعہ ہوتی ہے اتنی ہی دیر مین حرکت تنفس ایک دفعہ

بچون اور عورتون مین تنفس کی تعداد زیادہ ہوتی ہے چنانچہ بچون مین فی منٹ پچیس دفعہ تک ہوتا ہے -

سونے کی حالت مین بہ نسبت بیداری کے - لیٹے مین بہ نسبت بیٹھنے کے بیٹھنے مین بہ نسبت کھڑے ہونیکے تعداد تنفس مین کمی ہو جاتی ہے

سبب پھیپھڑہ کا کوئی حصہ بیکار ہو جائے یا یکایک بہت سا خون پھیپھڑہ مین چلے تو تعداد تنفس اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ فی منٹ ساٹھ دفعہ تک نوبت پہنچتی ہے

۲ - **تکلیف تنفس** - تنفس مین تکلیف ہونیکے چند نام رکھے گئے ہین جنکا علیحدہ علیحدہ شرح بیان کیا جائیگا

(الف) جب کوتہ دمی اور دقت تنفس ہو تو اوسے دمسیینا Dyspnoea کہتے ہین اور یہ کیفیت معمولی طور پر خون صاف نہ ہونیکے سبب ہوتی ہے اور خون کی صفائی مین ان اسباب سے فرق پڑ جاتا ہے

اول - خاص خون کی ماہیت مین فرق ہو گیا ہو جیسا ہینا اور کلوروسس Chlorosis